خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل
لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

سوموار 30 نومبر 2020ء | 14 ربیع الثانی 1442 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 283

فرمانِ رسول ﷺ

مٹی میں ملے اس کی ناک

ایک بار حضورؐ تشریف فرما تھے کہ آپ کے رضاعی والد آئے۔ حضورؐ نے ان کے لئے چادر کا ایک پلّو بچھا دیا۔ پھر آپ کی رضاعی ماں آئیں تو آپؐ نے دوسرا پلّو بچھا دیا۔ پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے تو آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، مٹی میں ملے اس کی ناک۔ مٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

(مسلم۔کتاب البر والصلۃ۔باب رغم انف من ادرك ابويه)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

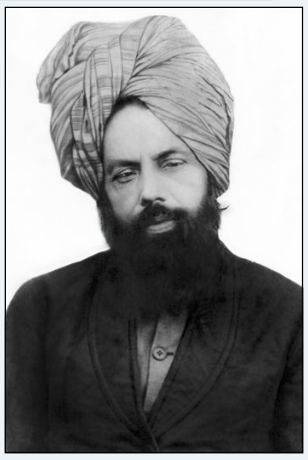

والدہ کا حق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شخص کو فرمایا کہ:

’’والدہ کا حق بہت بڑا ہے اور اس کی اطاعت فرض۔ مگر پہلے یہ دریافت کرنا چاہئے کہ آیا اس ناراضگی کی تہہ میں کوئی اور بات تو نہیں ہے۔ جو خدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہو۔ مثلاً اگر والدہ اس سے کسی دینی وجہ سے ناراض ہو یا نماز روزہ کی پابندی کی وجہ سے ایسا کرتی ہو تو اس کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کوئی ایسا مشروع امر ممنوع نہیں ہے جب تو وہ خود واجب الطلاق ہے۔

...... سب سے زیادہ خواہشمند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ بڑے شوق سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے خدا خدا کر کے بیٹے کی شادی کرتی ہے تو بھلا اس سے ایسی امید وہم میں بھی آ سکتی ہے کہ وہ بے جا طور سے اپنے بیٹے کی بیوی سے لڑے جھگڑے اور خانہ بربادی چاہے۔...... ایسے بیٹے کی بھی نادانی اور حماقت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ والدہ تو ناراض ہے مگر میں ناراض نہیں ہوں۔...... والدہ اور بیوی کے معاملہ میں اگر کوئی دینی وجہ نہیں تو پھر کیوں یہ ایسی بے ادبی کرتا ہے۔ اگر کوئی وجہ اور باعث اور ہے تو فوراً اسے دور کرنا چاہئے۔...... بعض عورتیں اوپر سے نرم معلوم ہوتی ہیں مگر اندر ہی اندر وہ بڑی بڑی نیش زنیاں کرتی ہیں۔ پس سبب کو دور کرنا چاہئے اور جو وجہ ناراضگی ہے اس کو ہٹا دینا چاہئے اور والدہ کو خوش کرنا چاہیئے۔ دیکھو شیر اور بھیڑئیے اور اور درندے بھی تو ہلائے سے ہل جاتے ہیں اور بے ضرر ہو جاتے ہیں۔ دشمن سے بھی دوستی ہو جاتی ہے اگر صلح کی جاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ والدہ کو ناراض رکھا جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ نمبر 497، 498 ایڈیشن 1988)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُھُمَاۤ اَوۡ كِلٰھُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّھُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡھَرۡھُمَا وَ قُلۡ لَّھُمَا قَوۡلًا كَرِیۡمًا۔ وَ اخۡفِضۡ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡھُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا۔

(بنی اسرائیل: 24، 25)

اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اب ماں باپ کے حقوق اور ان سے سلوک کے بارہ میں چند روایات پیش کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا کہ: اے اللہ کے رسولؐ! مَیں نے اپنی ماں کو یمن سے اپنی پیٹھ پر اٹھا کر حج کرایا ہے، اسے اپنی پیٹھ پر لئے ہوئے بیت اللہ کا طواف کیا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، اسے لئے ہوئے عرفات گیا، پھر اسی حالت میں اسے لئے ہوئے مزدلفہ آیا اور منٰی میں کنکریاں ماریں۔ وہ نہایت بوڑھی ہے ذرا بھی حرکت نہیں کر سکتی۔ مَیں نے یہ سارے کام اُسے اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے سر انجام دئے ہیں تو کیا مَیں نے اس کا حق ادا کر دیا ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’نہیں، اس کا حق ادا نہیں ہوا‘‘۔ اس آدمی نے پوچھا: ’’کیوں‘‘۔ آپؐ نے فرمایا: ’’اس لئے کہ اس نے تمہارے بچپن میں تمہارے لئے ساری مصیبتیں اس تمنا کے ساتھ جھیلی ہیں کہ تم زندہ رہو مگر تم نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا وہ اس حال میں کیا کہ تم اس کے مرنے کی تمنا رکھتے ہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ وہ چند دن کی مہمان ہے‘‘۔ (الوعی، العدد ۵۸، السنۃ الخامسۃ)

اب عام آدمی خیال کرتا ہے کہ اتنی تکلیف اٹھا کر میں نے جو سب کچھ کیا تو مَیں نے بہت بڑی قربانی کی ہے۔ لیکن آپؐ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ ہمیں ہشام بن عُروہ نے بتایا کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ مجھے اسماء بنت ابی بکرؓ نے بتایا میری والدہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس صلہ رحمی کا تقاضا کرتے ہوئے آئی تو میں نے نبی ﷺ سے اس کے بقیہ صفحہ 10 پر

اس شمارہ میں

- دربار خلافت
- چولہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

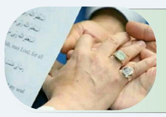

دربارِ خلافت

ہر ملک کا نیا شامل ہونے والا احمدی، مومنین کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد نیک اعمال بجالانے اور اطاعت میں بڑھنے والا ہے اور مالی قربانیوں کی روح کی طرف توجہ دینے والا بننے کی کوشش کر رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پس یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ مال بڑھاتا ہے قرآن کریم میں بھی ہے اور حدیث سے بھی واضح ہوا۔ لیکن اس شرط کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا جسے اللہ قبول فرماتا ہے پاک کمائی میں سے ہو جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ ایسی کمائی نہ ہو جو دھوکے سے کمائی گئی ہو، جو غریبوں کو لوٹ کر کمائی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ اُس مال کو اپنی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے جو پاک ذریعہ سے کمایا گیا ہو اور پاک دل کے ساتھ پاک کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے، اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ تو ہمارے دلوں اور ہمارے مالوں کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ پس جب تک ہم اپنی پاک کمائیوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا چاہتے ہوئے خرچ کرتے چلے جائیں گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے انتہا اجر پاتے چلے جائیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، ہمارا ہر عمل ہمیں جماعتی طور پر مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہمارے ذرائع بھی وسیع تر ہوتے چلے جائیں گے اور ہم مومنین کی جماعت بن جائیں گے جو بنیان مرصوص کی طرح ہے، جو سیسہ پلائی ہوئی ہے جس پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا ہے، جس میں کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتا۔ ایسے لوگوں کی جماعت ہوتی ہے جو ہمیشہ عزیز خدا کی صفتِ عزیز کے جلوے دیکھنے والے ہوتے ہیں اور یقیناً یہ جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی ہے مومنین کی وہ جماعت ہے جو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے مالی قربانیوں میں بڑھ کر پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے بھی دیکھتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے جو تحریک مخالفین کے حملوں کو روکنے اور دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے جاری کی تھی جو یقیناً اِس حکیم اور عزیز خدا سے تائید یافتہ تھی اور بڑی حکمت سے پُر تھی اور نظر آ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت نے دنیا میں پھیلنا ہے اور غلبہ حاصل کرنا ہے، جس کے تائید یافتہ ہونے کا ثبوت آج کل ہم دیکھتے ہیں تو دنیا میں پھیلے ہوئے جو جماعت کے مشن ہیں، مساجد ہیں اور پھر ہر سال جو سعید روحیں جماعت میں شامل ہوتی ہیں ان کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ احرار جو قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے اٹھے تھے، یہ دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے تھے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، ان کا تو کچھ پتہ نہیں ہے کہ کہاں گئے لیکن جماعت احمدیہ، تحریک جدید کی برکت سے، مالی قربانیوں کی برکت سے، ایک ہونے کی برکت سے، اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کی برکت سے، خلافت کی آواز پر لبیک کہنے کی برکت سے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مالی قربانیوں کی برکت سے (جیسا کہ مَیں نے کہا) دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکی ہے اور ہر ملک کا نیا شامل ہونے والا احمدی، مومنین کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد نیک اعمال بجالانے اور اطاعت میں بڑھنے والا ہے اور مالی قربانیوں کی روح کی طرف توجہ دینے والا بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ پس یہ ہیں اس حکیم اور عزیز خدا کی قدرت کے نظارے جو جماعت کے حق میں وہ دکھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس گروہ میں شامل رکھے جو اِبْتِغَآءَ لِوَجْہِ اللّٰہ کے نمونے دکھانے والے ہوں اور ہم اسلام کے غلبہ کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ اب مَیں تحریک جدید کے دفتر اوّل، دوئم، سوئم، چہارم اور پنجم کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے روایتاً گزشتہ سال میں جماعت نے جو مالی قربانیاں دی ہیں، مختلف پہلوؤں سے جو جائزہ لیا جاتا ہے، اس کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔ تحریک جدید کا سال جیسا کہ مَیں نے بتایا 31/ اکتوبر کو ختم ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جو رپورٹس آئی ہیں۔ (مکمل رپورٹس بعض اوقات وقت پہ نہیں پہنچتیں) ان کے مطابق جماعت احمدیہ عالمگیر نے مجموعی طور پر تحریک جدید کی مد میں 36 لاکھ 12 ہزار پاؤنڈ کی ادائیگی کی ہے۔ اس میں پاکستان اور امریکہ کی کرنسیاں بھی گزشتہ سال میں، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، مسلسل گرتی رہی ہیں اور جب کرنسی کا موازنہ کیا جاتا ہے، جب پاؤنڈز سے مقابلہ کیا جائے تو گو کہ ان کی قربانیاں بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہیں لیکن وہ اتنی نظر نہیں آ رہی ہوتیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ وصولی گزشتہ سال بقیہ صفحہ 10 پر

چولہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہی پاک چولا ہے سکھوں کا تاج
یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج
گرو جس کے اس رہ پہ ہوویں فدا
وہ چیلہ نہیں جو نہ دے سر جھکا
اگر ہاتھ سے وقت جاوے نکل
تو پھر ہاتھ مل مل کر رونا ہے کل
نہ مردی ہے تیر اور تلوار سے
بنو مرد مردوں کے کردار سے
سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا
کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا
کوئی دن کے مہمان ہیں ہم سبھی
خبر کیا کہ پیغام آوے ابھی
گرو نے یہ چولا بنایا شعار
دکھایا کہ اس رہ پہ ہوں میں نثار
وہ کیونکر ہو ان ناسعیدوں سے شاد
جو رکھتے نہیں اس سے کچھ اعتقاد
اگر مان لو گے گرو کا یہ واک
تو راضی کرو گے اسے ہو کے پاک
وہ احمق ہیں جو حق کی راہ کھوتے ہیں
عبث ننگ و ناموس کو روتے ہیں
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا
وصیت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ اسلام ہم اپنا دیں رکھتے ہیں
محمدؐ کی رہ پر یقیں رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا
تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا
نہ سمجھے تو آخر کو پچھتاؤ گے
گرو کے سراپوں کا پھل پاؤ گے

(ست بچن صفحہ 41 مطبوعہ 1895ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزفرمودہ 27/ نومبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

ایک روایت کے مطابق حضرت علیؓ نے حضرت خدیجہؓ کے قبولِ اسلام کے اگلے روز آنحضرت ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کو نماز پڑھتے دیکھا حضرت علیؓ نے وہ رات گزاری اور اگلی صبح اسلام قبول کرلیا۔ اس وقت آپؓ کی عمر 13 برس تھی

چار مرحومین مکرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب شہید مڑھ بلوچاں ننکانہ صاحب پاکستان، مکرم جمال الدین محمودصاحب آف سیرالیون، محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم سابق ناظم جائیداد اور مشیر قانونی، ربوہ اور مکرمہ منصورہ بشریٰ صاحبہ والدہ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27/ نومبر 2020ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم رانا عطاء الرحیم صاحب کے حصے میں آئی۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج حضرت علیؓ بن ابوطالب کے ذکر سے خلفائے راشدین کا ذکر شروع کروں گا۔ آپؓ کے والد کا نام عبد مناف اور کنیت ابوطالب تھی۔ آپؓ کی والدہ کا نام فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم تھا۔ حضرت علیؓ بعثتِ نبوی سے دس برس قبل پیدا ہوئے تھے۔ آپؓ کا قد درمیانہ، آنکھیں سیاہ، جسم فربہ اور کندھے چوڑے تھے۔ حضرت علیؓ کے تین بھائی طالب، عقیل اور جعفر جبکہ دو بہنیں ام ہانی اور ام جمانہ تھیں۔ ان میں سے طالب اور ام جمانہ کے علاوہ سب نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ علیؓ کی کنیت ابوالحسن، ابوسبطین اور ابوتراب تھی۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے تو حضرت علیؓ گھر پر نہ تھے۔ علم ہوا کہ آپؓ مسجد میں سو رہے ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت علیؓ وہاں لیٹے ہوئے تھے اور ان کے پہلو سے چادر ہٹی ہوئی تھی جس کی وجہ سے آپؓ کے پہلو پر کچھ مٹی لگ گئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے وہ مٹی پونچھی اور فرمایا اٹھو اے ابوتراب! اٹھو اے ابوتراب۔ یوں آپؓ اس کنیت سے پکارے جانے لگے۔

حضرت ابوطالب بہت باعزت مگر غریب اور کثیر العیال تھے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے خوش حال چچا حضرت عباس کے ساتھ مل کر حضرت ابوطالب کی عیال داری میں کمی کے متعلق سوچا۔ جب آپؐ اور حضرت عباس، حضرت ابوطالب کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ عقیل کو میرے پاس رہنے دو اس کے علاوہ جو مرضی کرو۔ چنانچہ حضورِ اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے جعفر کو اپنے زیرِ کفالت لے لیا۔ اس وقت حضرت علیؓ کی عمر چھ سات برس تھی۔

ایک روایت کے مطابق حضرت علیؓ نے حضرت خدیجہؓ کے قبولِ اسلام کے اگلے روز آنحضرت ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کو نماز پڑھتے دیکھ کر حیرانی کا اظہار کیا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا چنیدہ دین ہے پس مَیں تمہیں لات اور عزیٰ کے انکار اور اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے وہ رات گزاری اور اگلی صبح اسلام قبول کرلیا۔ اس وقت آپؓ کی عمر 13 برس تھی۔

مَردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے کون تھے؟ اس کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور زید بن حارثہ آنحضرت ﷺ کے گھر میں بچوں کی طرح ساتھ رہتے تھے۔ ان دونوں کو تو شاید کسی قولی اقرار کی بھی ضرورت نہ تھی۔ پس حضرت ابوبکرؓ مسلمہ طور پر مقدم اور سابق الایمان تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت خدیجہؓ کے بلا تأمل، بلا توقف اور بلا پس و پیش آنحضرت ﷺ کے دعوے کی تصدیق کرنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو تو اللہ تعالیٰ سے مانگنے پر ایک مددگار ملا تھا مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی شان دیکھو کہ آپؐ کو بن مانگے مددگار مل گیا۔ جب آپؐ کے گھر میں خداتعالیٰ کی وحی کے متعلق باتیں ہوئیں تو زید بن حارث غلام جو آپؐ کے گھر میں رہتا تھا آگے بڑھا اور ایمان لے آیا۔ حضرت علیؓ جن کی عمر دس گیارہ سال تھی، وہ دروازے کے ساتھ کھڑے ہوکر آنحضرت ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کی گفتگو کو سُن رہے تھے۔ وہ شرماتے ہوئے آگے بڑھے اور عرض کی کہ جس بات پر میری چچی اور زید ایمان لائے ہیں مَیں بھی اس پر ایمان لاتا ہوں۔

حضرت علیؓ رسول کریم ﷺ کے ساتھ اپنے والد اور باقی تمام قوم سے چھپ کر مکّے کی گھاٹیوں میں نماز ادا کیا کرتے۔ ایک روز ابوطالب نے ان دونوں کو نماز پڑھتے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ سے اس نئے دین کی بابت دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دینِ ابراہیم ہے اور مختصراً اسلام کی دعوت دی۔ حضرت ابوطالب نے جواب دیا کہ مَیں اپنے آباؤاجداد کے دین کو چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا لیکن اللہ کی قسم! جب تک مَیں زندہ ہوں تمہیں کوئی ایسی چیز نہیں پہنچے گی جسے تُو ناپسند کرتا ہو۔

اللہ کے حکم کے مطابق آنحضرت ﷺ نے اپنے خاندان کے انذار کی خاطر ایک دعوت کا اہتمام فرمایا تھا۔ اس دعوت میں چالیس نفوس مدعو تھے۔ کھانے کے بعد جب آنحضرت ﷺ نے تقریر شروع کرنی چاہی تو بدبخت ابولہب نے کچھ ایسی بات کہہ دی جس سے سب لوگ منتشر ہوگئے۔ اس پر ایک مرتبہ پھر دعوت کا اہتمام کیا گیا اور اس بار آنحضرت ﷺ نے اسلام کا پیغام پہنچانے کے بعد فرمایا کہ بتاؤ اس کام میں میرا کون مددگار ہوگا۔ اس سوال پر سب خاموش رہے مگر ایک تیرہ سال کا دُبلا پتلا بچہ اٹھا اور اس نے آپؐ کے مددگار بننے کے عزم کا اظہار کیا۔ یہ حضرت علیؓ تھے جن کی آواز سن کر آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم جانو تو اس بچے کی بات سنو اور اسے مانو۔ یہ سن کر بجائے عبرت حاصل کرنے کے سب لوگ ہنس پڑے؛ ابولہب نے اپنے بڑے بھائی ابوطالب سے کہا کہ محمد تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم اپنے بیٹے کی پیروی کرو۔

حضورِ انور نے حضرت مصلح موعودؓ کے حوالے سے اس واقعے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ واقعہ بچوں کو غور سے سننا چاہیے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے سمجھا کہ خدا کے نزدیک یہی گیارہ سالہ بچہ جوان ہے، باقی بڈھے سب بچے ہیں؛ ان میں کوئی طاقت نہیں۔ علیؓ آخر تک آپؐ کے ساتھ رہے پھر آپؐ کے خلیفہ ہوئے اور آپؓ کی نسل کو بھی اللہ تعالیٰ نے نیک بنایا اور بارہ نسلوں تک برابر ان میں بارہ امام پیدا ہوئے۔

آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے وقت حضرت علیؓ کی قربانی کے واقعے کا ذکر کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ جب اہلِ مکّہ نے باہم مشورہ کرکے رسول کریم ﷺ کے گھر پر حملہ آور ہوکر آپؐ کو قید کرنے یا قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تو وحی الٰہی سے آپ کو دشمنوں کے اس ارادے کی اطلاع ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مدینے ہجرت کرجانے کی اجازت مرحمت فرمائی تو آپؐ نے ہجرت کی تیاری شروع کی اور حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے بستر پر لیٹیں۔ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کی سرخ حزرمی چادر اوڑھ کر رات گزاری۔ مشرکین صبح کے وقت گھر میں داخل ہوئے اور حضرت علیؓ کو بستر میں پاکر آنحضرت ﷺ کے متعلق پوچھا۔ حضرت علیؓ نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے انہیں مکّے سے نکل جانے کا کہا اور وہ چلے گئے۔ آپؓ اہلِ مکّہ کی امانتیں لوٹا کر تین دن کے بعد ہجرت کرکے نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت علیؓ کی اس عظیم الشان قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس قربانی کے بدلے میں صرف حضرت علیؓ ہی عزت نہیں پائیں گے بلکہ حضرت علیؓ کی اولاد بھی عزت پائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ پر پہلا فضل تو یہ فرمایا کہ انہیں رسول کریم ﷺ کی دامادی کا شرف بخشا۔ دوسرا فضل یہ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے دل میں ان کے لیے اتنی محبت پیدا کی کہ آپؐ نے بارہا ان کی تعریف فرمائی۔

حضورِ انور نے ایک ہی واقعے کو مختلف ذریعوں سے پیش کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح واقعے کی تفصیل اور تشریح سے کئی نئی باتیں پتہ لگ جاتی ہیں۔ مذکورہ صحابی کی شخصیت کے کئی نئے پہلو سامنے آجاتے ہیں۔ فرمایا حضرت علیؓ کا ذکر چل رہا ہے باقی ان شاء اللہ آئندہ پیش کروں گا۔

خطبے کے دوسرے حصّے میں حضورِ انور نے چار مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پہلا ذکرِ خیر مکرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب شہید ابن طارق محمود صاحب مڑھ بلوچاں ننکانہ صاحب پاکستان کا تھا۔ آپ کو 20/ نومبر کو نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد ایک سولہ سالہ نوجوان نے فائرنگ کرکے شہید کردیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ شہید مرحوم کی عمر 31 برس تھی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ دشمنی کا نیا رنگ ہے کہ کم عمر لڑکوں کو انگیخت کرکے حملے کرواتے ہیں تاکہ سزا میں تخفیف یا معافی کے لیے عدالتوں میں کہہ سکیں کہ یہ تو بالغ نہیں ہے۔ اس حملے میں شہید مرحوم کے والد، تایا اور زعیم خدام الاحمدیہ بھی زخمی ہوئے۔ شہید کے والد شدید زخمی ہیں اور ابھی تک ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ مرحوم تبلیغ کا شوق اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والے، جماعتی عہدے داران اور مرکزی مہمانان کا بے حد احترام کرنے والے بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ پسماندگان میں والد، والدہ، ایک بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرم جمال الدین محمود صاحب آف سیرالیون کا تھا۔ آپ 3/ نومبر کو دل کا دورہ پڑنے سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم عرصہ 16 برس سے نیشنل جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ مرحوم مخلص اور فدائی خادمِ دین تھے۔ تہجد گزار، نمازوں کے پابند، اطاعت کا جذبہ اور خلافت سے عشق کا تعلق رکھنے کے ساتھ مرحوم کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ ساری دنیا کے احمدیوں کو قوم پرستی سے بچاکر ایک خاندان بنانے کے عملی مصداق تھے۔

تیسرا جنازہ محترمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم سابق ناظم جائیداد اور مشیر قانونی، ربوہ کا تھا جو 19/ اکتوبر کو وفات پاگئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ بڑی عبادت گزار، قرآن مجید کی تلاوت کرنے والی، مہمان نواز اور غریب پرور شخصیت کی مالک تھیں۔

چوتھا جنازہ مکرمہ منصورہ بشریٰ صاحبہ والدہ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کا تھا جو 6/ نومبر کو 97 برس کی عمر میں وفات پاگئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ عبادت گزار، نیک اور خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھنے والی، خاموش طبع اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔

حضورِ انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06/ نومبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

ہم نے یہی کوشش کرنی ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لائیں۔یہی تحریکِ جدید کا بھی مقصد ہے

قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں بشرطیکہ ان قربانیوں کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو

تحریکِ جدید کے چھیاسیویں سال کے کامیاب اور بابرکت اختتام اور ستاسیویں سال کے آغاز کا اعلان

اس سال تحریک جدید کے تحت مالی قربانی کرنے والے پہلے دس ممالک میں جرمنی، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، پھر مشرقِ وسطیٰ کا ایک ملک، بھارت، آسٹریلیا، انڈونیشیا، گھانا اور پھر مشرقِ وسطیٰ کا ایک اَور ملک شامل ہیں

دنیا بھر میں بسنے والے، مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے احمدی مردوزن اور بچوں نیز نومبائعین کی بے مثال قربانیوں اور ان کے نتیجے میں ہونے والے الٰہی افضال کا تذکرہ

موجودہ حالات میں عالَمِ اسلام اور مسلمانوں کے لیے دعاؤں کی تحریک

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (البقرۃ:۲۷۵)

وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غم کریں گے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو متعدد جگہ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔اس آیت میں بھی ہم نے دیکھا مومنوں کی اس خصوصیت کا ذکر فرمایا ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں رات دن خرچ کرتے رہتے ہیں اور یہ خرچ ان کا چھپ کر بھی ہوتا ہے اور دکھا کر بھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دونوں طریق قبولیت کا درجہ پاتے ہیں یعنی مخفی خرچ بھی اور ظاہر خرچ بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا کہ ان مومنوں کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوتی ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَمَا تُنْفِقُوْنَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ (البقرۃ:273) یعنی اللہ کی رضا کے حصول کے لیے وہ خرچ کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے حصول کے علاوہ کبھی خرچ ہی نہیں کرتے یعنی ان کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے۔پس ایک حقیقی مومن کی یہی نشانی ہے کہ وہ نیکیاں بجالائے۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے پاکیزہ مال سے خرچ کرے۔ دن اور رات نیکیاں بجالانے کی فکر ہو۔ کبھی ظاہر کر کے نیکی کرے، کبھی چھپ کر نیکی کرے۔ کبھی ظاہر طور پر مالی قربانی کرے، کبھی چھپ کر مالی قربانی کرے۔یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں بشرطیکہ ان قربانیوں کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ اگر صرف دکھاوے کی قربانیاں ہیں تو پھر ایسی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ نہیں پاتیں۔یہ قربانیاں ان دکھاوے کی قربانیاں کرنے والوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ پس یہ ہے وہ روح جس کو سامنے رکھ کر ایک مومن کو قربانی کرنی چاہیے اور یہ ہے وہ روح جس کو سامنے رکھتے ہوئے افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیاں کرتے ہیں۔ اگر یہ روح نہیں تو ہماری قربانیاں بے فائدہ ہیں اور رائیگاں جانے والی ہیں اگر یہ قربانیاں اس غرض کے لیے ہو رہی ہیں کہ فلاں شخص نے اتنی قربانی کی ہے اور مَیں نے اس سے زیادہ قربانی کرنی ہے تو بے فائدہ ہے یا فلاں جماعت یا حلقہ کہیں قربانی میں ہم سے زیادہ بڑھ نہ جائے اور پھر لوگ ہمیں کیا کہیں گے۔ مسابقت کی روح بے شک اچھی چیز ہے لیکن یہ فکر کہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے یہ نہیں ہونی چاہیے۔یہ ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہم ان سے زیادہ قربانی کرنے والے ٹھہریں پھر تو یہ مسابقت کی روح ہے۔ یا اس لیے چندہ دے رہے ہیں کہ لوگوں کو فخر سے بتائیں کہ مَیں نے اتنا چندہ دیا ہے یا کبھی کسی اختلاف پر انتظامیہ کو جتلا ہی دیا کہ مَیں اتنی مالی قربانی کرنے والا ہوں میرا حق بنتا ہے کہ میری فلاں بات مانی جائے یا فلاں سہولت مجھے مہیا کی جائے یا کسی کو یہ خیال آ جائے کہ مَیں اتنی مالی قربانی کر کے خلیفہ وقت یا عہدیداروں کی نظر میں آ جاؤں گا اور میری تعریف ہو گی تو یہ سب باتیں غلط ہیں، بے فائدہ ہیں، فضول ہیں اور قربانی کی روح کے خلاف ہیں بلکہ الٹا نقصان کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب باتیں غلط ہیں، میرے راستے میں خرچ کرنا ہے تو پھر صرف اور صرف ایک مقصد ہونا چاہیے کہ میری رضا حاصل کرنی ہے۔ہاں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عزت بھی دیتا ہے لیکن عزت اسے عاجزی اور انکساری میں اَور بڑھانے والی ہونی چاہیے بلکہ اس بات پر اسے شرمندگی ہوتی ہے کہ لوگ میری تعریف کریں۔ خلیفہ وقت کی نظر میں آنے کی اگر خواہش ہوتی ہے تو صرف اس لیے کہ میرے لیے وہ دعا کریں اور ایک پختہ تعلق پیدا ہو۔ جس شخص کی بیعت کی ہو قدرتی بات ہے انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی دعاؤں سے بھی حصہ لے۔ اگر خلافت حقہ پر یقین ہے تو ایسی خواہش میں کوئی حرج بھی نہیں ہے لیکن نیت دکھاوانہ ہو بلکہ نیت یہی ہو کہ میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کروں اور اس قربانی کی وجہ سے خلیفۂ وقت میرے لیے دعا کریں کہ میں خدا تعالیٰ کے اَور قریب ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنوں اور مومنوں کی ایک دوسرے کے لیے دعائیں ہی ہیں جو ایک دوسرے کی روحانی ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ پس یہ سوچ بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری توجہ حاصل کرنے کے لیے، میری رضا حاصل کرنے کے لیے، میری رضا کے حصول کے لیے جب خالص ہو کر خرچ کرو گے تو پھر میرا وعدہ ہے کہ میں تمہارے خوف بھی دور کروں گا، تمہارے غم بھی دور کروں گا، تمہارے لیے سکونِ قلب کا سامان کروں گا، تمہیں تسلی دوں گا، تمہیں اپنی گود میں لے لوں گا۔یہ سوچ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گروہ کی ہے جس نے اس زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مانا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر مالی قربانی کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پھر اس مالی قربانی کو بغیر پھل لگائے نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ تو اس لیے کیا کہ اس کی رضا حاصل ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے بسا اوقات ساتھ کے ساتھ ہی نواز دیا کبھی مال کی شکل میں کبھی کسی اَور انعام کی شکل میں اور اس کی مثالیں آئے دن ہم جماعت میں دیکھتے ہیں۔ دس بیس یا سینکڑوں

میں نہیں بلکہ ہزاروں میں یہ مثالیں ہیں بلکہ میں کہوں گا لاکھوں میں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے گزرتے ہیں اور اپنے اوپر لاگو ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پھر ان کے ایمان مضبوط ترقی کرتے ہیں۔ یقیناً ان مالی قربانی کرنے والوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے بیوی بچوں کے بھی ان پر حقوق ہیں اور یہ حقوق ادا کرنا بھی ایک مومن کا فرض ہے۔ اپنے بیوی بچوں کو حق سے محروم رکھنا، ان کی ضروریات کو پورا نہ کرنا بھی گناہ ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قناعت پیدا کرتے ہوئے اور اپنے گھر والوں کو قناعت کی اہمیت بتاتے ہوئے اور احساس دلاتے ہوئے مالی قربانی کی طرف توجہ بھی کرنی چاہیے اور کروانی چاہیے اور پھر ایسے لوگوں کی اولادیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ ایسے ایسے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اس وقت مَیں بعض قربانی کرنے والوں پر قربانیوں کی وجہ سے جو فضل ہوئے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مال خرچ کرنے کی طرف تحریک ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کس طرح نوازا اس کے چند واقعات پیش کروں گا۔ اور یہ واقعات اس لیے بھی بعض دفعہ پیش کرنے فائدہ مند ہوتے ہیں کہ اس سے دوسروں کو بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور بعض لوگ لکھتے بھی ہیں کہ ان واقعات نے ہم پر اثر کیا اور ہمیں بھی مالی قربانی کی تحریک پیدا ہوئی اور پھر ہم نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے مشاہدہ کیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”قرآن کہتا ہے کہ تم ایسا مت کرو کہ اپنے سارے کام لوگوں سے چھپاؤ بلکہ تم حسبِ مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجالاؤ جب کہ تم دیکھو کہ پوشیدہ کرنا تمہارے نفس کے لیے بہتر ہے اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو جب کہ تم دیکھو کہ دکھلانے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے تا تمہیں دو بدلے ملیں اور تا کمزور لوگ ...... تمہاری پیروی سے اس نیک کام کو کر لیں۔“ فرمایا کہ ”...... نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہیں کرتا بلکہ اکثر جگہ نمونے کا بہت اثر ہوتا ہے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 31-32)

پس یہ واقعات جو میں بیان کرتا ہوں یا آج کروں گا ان کے بارے میں لوگ تو نہیں لکھتے کہ بیان کریں بلکہ خود بیان کرتا ہوں تا کہ اس نمونے کا نیک اثر لوگوں پر ہو بلکہ بعض تو لکھ دیتے ہیں کہ اگر بتانا بھی ہے تو ہمارا نام نہ لیں۔ بہر حال اب میں کچھ واقعات پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ واقعات ان لوگوں کے لیے بھی دوہرے ثواب کا باعث بنیں جن کے ساتھ یہ واقعات گزرے۔ ایک ثواب تو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی اور ایک یہ کہ ان کے نمونوں اور واقعات کی وجہ سے دوسروں کو بھی مالی قربانیاں کرنے کی تحریک پیدا ہوئی یا ہو گی اور مالی قربانی کا ادراک پیدا ہوا یا ہو گا۔

بیعت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کس طرح مال کو خرچ کرنے کی تڑپ ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ 2020ء کا جو اختتامی خطاب تھا، جلسے کی جو تقریر میں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اوپر کی تھی اس بارے میں مبلغ البانیا صمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک البانین دوست جعفر کوچی صاحب یہ خطاب سن رہے تھے اور میں نے اس میں ان کی قبولِ احمدیت کا ذکر بھی بیان کیا تھا۔ مبلغ سلسلہ یہ لکھتے ہیں کہ اگست تک ان کی کوئی آمدنی نہیں تھی۔ ایک روز نمازِ جمعہ کے بعد پوچھنے لگے کہ جو دوسرے احمدی لڑکے جو چندے دیتے ہیں مجھے بھی ان کی تفصیل بتائیں۔ چنانچہ انہیں دوبارہ سے چندہ جات کا تعارف کروایا گیا، پہلے بھی کروایا تھا۔ اس کے بعد کہنے لگے کہ اسی ماہ ان کا فلیٹ کرائے پر لگا ہے اور انہیں کرایہ وصول ہوا ہے۔ اس پہلی آمد میں سے شرح سے کافی زیادہ چندہ لے کر آئے۔ چنانچہ موصوف نے کہا کہ جو شرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے اس کی ادائیگی کے بعد باقی جو رقم بچتی ہے وہ تحریک جدید اور وقفِ جدید میں ڈال دیں۔ کہتے ہیں میں نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں وعدہ ہے کہ وہ مالی قربانی کرنے والوں کو بڑھا کر دیتا ہے تو موصوف کہنے لگے کہ میں نے اس نیت سے چندہ نہیں دیا۔ میں نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے چندہ دیا ہے۔ اس نیت سے دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے کہ دین کی خاطر مالی قربانیاں بھی کرو اور اسلام کا یہ حکم ہے کہ دین کی خاطر مالی قربانی کرنی چاہیے اور اب یہ باقاعدہ ہر ماہ چندہ بھی ادا کرتے ہیں۔ تو ان دنیا داروں کی یہ سوچ بھی ایک دم میں بدل جاتی ہے۔

سرور صاحب ارجنٹائن کے مبلغ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ارجنٹائن میں کورونا وائرس اور عمومی انفلیشن (Inflation) کی وجہ سے عوام کو سخت معاشی مشکلات کا سامنا ہے لیکن اس کے باوجود نومبائعین کو بتایا گیا کہ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے اور جماعت احمدیہ میں اس الٰہی حکم پر عمل پیرا ہونے کے لیے ایک شاخ تحریک جدید کی سکیم بھی ہے تو اس پر لوکل نومبائعین نے بڑھ چڑھ کر اپنی حیثیت کے مطابق قربانیاں پیش کیں۔ اس میں ایک فاطمہ ویرونیکا (Fatima Veronica) صاحبہ ہیں ان کو غیر معمولی قربانی کی توفیق ملی۔ موصوفہ بیوہ ہیں۔ پیشے کے اعتبار سے ان کی معمولی سی تنخواہ ہے۔ جب سب نومبائعین کو اجتماعی طور پر تحریک کی گئی کہ سال ختم ہونے میں تھوڑے دن رہ گئے ہیں تو موصوفہ نے مبلغ کو، کہتے ہیں مجھے پیغام بھیجا کہ ابھی ان کو استطاعت نہیں ہے لیکن یہ اگلے کچھ دنوں میں کوشش کریں گی کہ کچھ رقم جمع کروا دیں۔ چنانچہ کچھ دنوں بعد ہی موصوفہ نے پانچ ہزار ارجنٹین پیسوز جمع کروا دیے۔ مبلغ لکھتے ہیں، ان کی حیثیت کے مطابق بلکہ ارجنٹائن کے عمومی معاشی حالات کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ غیر معمولی رقم تھی۔ کہتے ہیں ان کا یہ جذبہ دیکھ کر میں نے ان کو کہا کہ میں آپ کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں۔ اس پر کہنے لگیں کہ اس میں شکریہ کی کیا بات ہے۔ کہتی ہیں مَیں نے اسلام دلی خوشی سے قبول کیا ہے۔ اس کو سمجھ کے قبول کیا ہے اور اس کے احکامات میں سے ایک یہ حکم ہے کہ دین کی خاطر قربانیاں کی جائیں۔ میں تو بلکہ شرمندہ ہوں کہ اپنے کام کی مصروفیت کی وجہ سے دین کی خاطر وقت کی قربانی اس طرح پیش نہیں کر سکتی جیسا کہ ایک احمدی مسلمان کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔ یہ انقلاب ہے جو مسیح موعود کی جماعت میں کامل وفا کے ساتھ شامل ہونے والوں میں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کس طرح حاصل کرنی چاہیے۔ اس کے لیے کیا کوشش کرنی چاہیے اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔

انڈونیشیا، دنیا کا ایک اور دوسرا سرا، وہاں جزائر ہیں۔ امیر صاحب لکھتے ہیں کہ تنگرینگ (Tangerang) شہر کی ایک خاتون مَرْیٹا ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کورونا کی وجہ سے ان کے شوہر کی نوکری چلی گئی۔ انہوں نے کاروبار شروع کیا مگر منافع نہیں ہوا۔ پھر آن لائن موٹر سائیکل ٹیکسی میں کام شروع کیا۔ اس میں بھی وہی مشکلات پیش آتی رہیں یہاں تک کہ حالت یہ ہو گئی کہ سوچتے تھے کہ اگلے دن کے لیے کھانے کو کچھ ملے گا بھی کہ نہیں۔ کہتی ہیں ہماری خواہش تھی کہ رمضان میں ہم تحریک جدید کے وعدے کو پورا کر دیں اور میرے شوہر، کہتی ہیں، مجھے صرف دعا کے لیے کہتے تھے کہ دعا کرو کہ وعدہ پورا ہو جائے۔ کہتی ہیں رمضان میں مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھے کہہ رہا ہے کہ کیا تم نے کوئی وعدہ کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اس وعدے کو پورا کرو۔ جب آنکھ کھلی تو تہجد کا وقت تھا۔ تہجد کے بعد سحری کے وقت مَیں نے یہ خواب اپنے میاں کو بتایا۔ چند دن بعد میرے میاں جب گھر آئے تو بڑی خوشی سے کثیر رقم دے کر کہا کہ جلد سے جلد تحریک جدید کا وعدہ پورا کرو۔ جب میرے میاں آن لائن موٹر سائیکل ٹیکسی کے کام کا منافع جو پچاس ہزار انڈونیشین روپے تھا، لینے کے لیے بینک میں گئے تو دیکھا کہ ان کے اکاؤنٹ میں اس سے بیس گنا زیادہ رقم موجود ہے۔ کہتی ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ یہ پیسے کہاں سے آئے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ محض خدا تعالیٰ کی تائید تھی جو اس نے ہماری نیت دیکھتے ہوئے ہم پر انعام کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ فکروں اور غموں سے نکالتا ہے۔

امیر صاحب انڈونیشیا ہی بیان کرتے ہیں لامپونگ (Lampong) کے ایک گاؤں کی احمدی خاتون نور صاحبہ ہیں۔ وہ روزانہ اپنے خاوند کے ساتھ کسی ایلیمنٹری سکول کی دکان میں چیزیں بیچتی ہیں۔ کہتی ہیں اس میں زیادہ منافع تو نہیں ہے لیکن روزمرہ ضروریات اور چندہ ادا کرنے کے لیے کافی ہے۔ یہ ہر ماہ بڑے شوق سے چندہ ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کورونا وائرس کی وجہ سے دو مہینے کے لیے سکول بند ہو گئے اور آمدنی ختم ہو گئی۔ بہت پریشانی ہوئی کہ چندہ کیسے ادا کریں گے۔ ان کو خیال آیا کہ ان کے اور ان کے بیٹے کے پاس ایک منی باکس (moneybox) ہے، بُوگی ہے جس میں انہوں نے پیسے جمع کر رکھے ہیں۔ اس میں جمع کرتے رہتے تھے، ڈالتے رہتے تھے۔ اس کو توڑ کر تحریک جدید اور وقف جدید کے لیے دے دیتے ہیں۔ انہوں نے بچوں کو مالی قربانی کی اہمیت کے بارے میں سمجھایا اور بچوں کی یہ رقم چندے میں ادا کر دی۔ وہ کہتی ہیں کہ رمضان سے پہلے گھر میں صرف ایک پیالہ چاول باقی تھے جو دو بچوں کے لیے بھی کافی نہیں تھا۔ کہتی ہیں میں نے بچوں کے لیے ناشتہ بنایا۔ بچوں نے چاول اور پانی سے ناشتہ کیا۔ بچے پوچھتے تھے کہ آپ کیوں ہمارے ساتھ چاول نہیں کھاتے؟ تھوڑے تھے۔ ماں باپ نے قربانی کی تو مسکرانے کے علاوہ ہمارا کوئی جواب نہیں تھا۔ دوپہر کا وقت آ گیا۔ پھر بچوں کو بھوک لگی۔ تھوڑے سے چاول بچے تھے۔ ایک بچہ

ہی کھا سکتا تھا دوسرے کو بھوک لگی وہ رونے لگا۔ کہتی ہیں ہم اس وقت دعا کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ نماز پڑھی اور بہت دعائیں کیں۔ کچھ ہی دیر بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آئی اور کوئی شخص آیا جسے اپنے مکئی کے کھیت میں کام کروانے کے لیے مزدور کی ضرورت تھی۔ چنانچہ میرے خاوند کو کام مل گیا اور ہماری ضرورت پوری ہو گئی۔

حافظ عطاء الحلیم صاحب مربی سلسلہ مالی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ایک ستّر سالہ معمر احمدی یا تارا تراوڑے صاحب ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں اور نظام وصیت میں بھی شامل ہیں۔ یہ چندہ ادا کرنے کے لیے سات کلومیٹر کا رستہ سائیکل پر طے کر کے آتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ان کی زمین پر ساتھ والے گاؤں کے چیف نے قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھے۔ انہوں نے مجھے بھی یہاں دعا کے لیے خط لکھا اور باقاعدگی کے ساتھ کچھ زائد رقم بھی چندے میں ادا کرنا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اسی جج نے جو پہلے ان کے خلاف فیصلہ دے چکا تھا اس نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ان کی زمین ان کو واپس مل گئی جس کی کوئی امید نہیں تھی کیونکہ گاؤں کا چیف بڑا آدمی تھا اور اثر ورسوخ والا تھا اور کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جج چیف کے خلاف فیصلہ دے دے گا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے گاؤں میں بلکہ ریجن میں آ کر مسجد میں جمعے کی نماز کے بعد تمام لوگوں کے سامنے اس نصرتِ الٰہی کا واقعہ بیان کیا اور جس سے دوسرے لوگ بھی بڑے متاثر ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ خوف کو بھی امن میں بدلتا ہے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک دوست نے بتایا کہ مَیں نے اس سال اپنا تحریک جدید کا وعدہ گذشتہ سال کی نسبت دوگنا کر کے ایک ہزار یورو کا لکھوایا تھا لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے آمدنی بالکل کم ہو گئی اور بظاہر ممکن نہیں لگ رہا تھا کہ وعدہ پورا ہو گا۔ میں نے کچھ قرض بھی لیا ہوا تھا اور اس کی بھی ادائیگی کرنی تھی اور ہزار یورو کا وعدہ پورا کرنا تھا جو بڑا مشکل لگ رہا تھا۔ دعا کے علاوہ کوئی رستہ نہیں تھا۔ دل میں یہی تھا کہ جو بھی تنخواہ ہو گی چاہے کھاؤں یا نہ کھاؤں کچھ بھی ہو جائے لیکن میں نے اپنا وعدہ ضرور پورا کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے ساتھ اسی ہفتے مجھے میرے مالک کی طرف سے لاک ڈاؤن کے دوران کام کرنے کی وجہ سے بعینہٖ میرے وعدے کے مطابق ایک ہزار یورو بونس کے طور پر مل گئے۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ کے حضور جو مَیں نے وعدہ کیا تھا تو یہ فقط اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملا ہے ورنہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میرا مالک مجھے اس مشکل وقت میں اتنا زیادہ بونس دے دے گا۔

لاک ڈاؤن کا ذکر آیا تو بتا دوں کہ آج سے پھر یہاں چار ہفتے کے لیے لاک ڈاؤن شروع ہوا ہے۔ اس لیے آج مسجد میں بھی کوئی نمازی خطبے میں اس وقت میرے سامنے نہیں ہے کیونکہ انہوں نے یہی کہا ہے کہ خطبہ تو آپ دے سکتے ہیں لیکن سوائے مؤذن کے اَور کوئی نہ ہو۔

کینیڈا سے ایک سیرین احمدی نے مجھے لکھا اور یہ بھی ساتھ لکھا کہ اگر کہیں بیان کرنا ہی پڑ جائے تو میرا نام نہ ظاہر کریں۔ کہتے ہیں کہ اسلام آباد کے نئے مرکز کے بننے پر مبارکباد دیتے ہوئے میں نے وعدہ کیا تھا کہ تحریک جدید میں مَیں اس خوشی میں پانچ ہزار کینیڈین ڈالر ادا کروں گا۔ انہوں نے گذشتہ سال کا وعدہ کیا تھا۔ کہتے ہیں ان دنوں میری آمد چار ہزار ڈالر ماہانہ تھی اور اچھے حالات تھے۔ چند ماہ بعد ہی میں نے نئی گاڑی خریدلی اور جاب بھی تبدیل کر لی پھر آمد بڑھ گئی لیکن پھر بھی اچھے حالات ہونے کے باوجود اتنی کشائش نہیں تھی کہ بہت کھلی ہو اور میں پانچ ہزار وعدہ پورا کر سکوں کیونکہ میں سیریا اپنے گھر والوں کو بھی کچھ رقم بھیجتا تھا اور روزانہ دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میرا چندے کی ادائیگی کا سامان کر دے۔ کہتے ہیں جنوری 2020ء میں ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ ایک ماہ کام نہیں کر سکا۔ ماہوار اخراجات کے لیے پھر قرض بھی لینا پڑ گیا۔ پھر کورونا کی وجہ سے مالی حالات مزید خراب ہو گئے، لاک ڈاؤن ہو گئے حتی کہ فروری مارچ کے مہینوں میں میاں بیوی سستا ترین کھانا خرید کر کھاتے تھے اور اس پر مجبور تھے۔ بڑی کوشش تھی کہ سال ختم ہونے سے قبل یہ وعدہ بھی پورا کر سکیں۔ دعا کرتے تھے کہ کم از کم سال ختم ہونے سے پہلے نہیں بلکہ رمضان میں ہی پوری ادائیگی کر دیں لیکن ہمیں یہ خواب لگ رہا تھا۔ کہتے ہیں پھر میں نے ٹیکسی کا کام چھوڑ کر کھانے کی ڈیلیوری کا کام شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہتر ہونے لگے پھر ہم نے دوبارہ عزم کیا اور رمضان ختم ہونے سے قبل وعدہ پورا کرنے کا عہد کیا تا کہ خلیفہ وقت سے دعائیں بھی لے سکیں۔ پھر کہتے ہیں اپنے کام کا وقت بڑھا کر روزانہ گیارہ سے بارہ گھنٹے کام کرنے لگا۔ اس کے بعد ایسی ایسی جگہوں سے انکم آنے لگی کہ ہمیں کوئی علم نہیں تھا اور میری ماہوار آمد نو ہزار ڈالر کے قریب ہو گئی۔ کہتے ہیں اس طرح اللہ کے فضل سے ہم نے آغاز رمضان سے دس دن قبل ہی وعدہ ادا کر دیا۔ یہ بھی لکھتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ اگر میرا وعدہ اس سے تین گنا بھی زیادہ ہوتا تو سال ختم ہونے سے پہلے میں وعدہ ضرور پورا کر لیتا۔ یہ اپنے غریب رشتہ داروں کی سیریا میں مدد بھی کرتے ہیں۔

سیرالیون کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں فری ٹاؤن کے عثمان صاحب ہیں جو ایک جماعت کے امام ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ویسے تو ہم ہر سال چندہ تحریک جدید ادا کرتے ہیں مگر اس سال خیال آیا کہ جو چندہ ہم ادا کرتے ہیں وہ بہت ہی معمولی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری کوئی ملازمت نہیں ہے۔ صرف ایک چھوٹی سی دکان ہے جو میں اور میری اہلیہ چلاتے ہیں۔ اس سے کوئی خاص آمدنی بھی نہیں ہوتی صرف گھر کا مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ بار بار تحریک جدید کے چندے کی ادائیگی کا اعلان سنتے رہے۔ کہتے ہیں میری اہلیہ نے کہا کہ ایک کیش بکس بناتے ہیں اور ہر روز کچھ رقم اس میں ڈال دیں گے۔ اکتوبر کے آخر میں جو کچھ اکٹھا ہو گا وہ تحریک جدید میں ادائیگی کر دیں گے۔ گذشتہ سالوں میں ہم نے کبھی بھی بیس ہزار لیون سے زائد ادائیگی نہیں کی تھی لیکن اس سال کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اس طریقے سے ہم نے دولاکھ لیون سے زائد ادائیگی کی ہے۔ میرے دوسرے دو بھائیوں نے بھی اس طریقے کو استعمال کیا اور انہوں نے بھی ایک لاکھ تیس ہزار لیون کی ادائیگی کی ہے۔ کہتے ہیں میری اہلیہ خاص طور پر ایسا کرنے سے بہت خوش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سال ہمیں اچھی مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس طرح کرنے سے ہماری قربانی کا معیار بھی بہتر ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آمدن میں بھی اضافہ ہوا اور اب اللہ تعالیٰ نے جو طریقہ سکھایا ہے اس کو ہم جاری رکھیں گے۔

مارشل آئی لینڈز امریکہ سے بھی پرے ایک اَور دور دراز کا علاقہ ہے۔ یہاں کے مبلغ ساجد اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ مارشل آئی لینڈز میں ایک ناصر کیوشی راکن (KioshiRakin) صاحب ہیں۔ دوران سال جب احباب جماعت سے تحریک جدید کے وعدے لیے جا رہے تھے تو کیوشی (Kioshi) صاحب کہنے لگے کہ میرے پاس تو کوئی نوکری نہیں ہے، رہنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ کھانے پینے کے لیے بھی جماعت کے لنگر پر انحصار ہے۔ اس پر ہم نے ان کو کچھ عرصے کے لیے مسجد میں رہنے کے لیے جگہ دے دی اور ساتھ انہیں کہا کہ خواہ معمولی سی رقم ہی کیوں نہ ہو آپ کچھ نہ کچھ وعدہ لکھوا دیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے۔ اس پر انہوں نے دو امریکن ڈالر کا وعدہ لکھوا دیا۔ چند ماہ کے بعد یہ مشن آئے اور پچاس ڈالرز تحریک جدید میں پیش کر دیے۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول فرما لیا ہے۔ مجھے نوکری بھی مل گئی ہے اور رہنے کے لیے اپارٹمنٹ بھی مل گیا ہے۔ اب وہ اپنا کھانے پینے کا انتظام بھی خود کرنے کے قابل ہو گئے ہیں اور ایمان کی تقویت کے لیے دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ایسے طریقے سے مدد فرماتا ہے کہ ہمارے مبلغین بھی بعض دفعہ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔

امیر جماعت گیمبیا لکھتے ہیں کہ بصّے میں تحریک جدید کے حوالے سے پروگرام کیا گیا۔ وعدہ جات ادا کرنے کے حوالے سے توجہ دلائی گئی۔ اس پروگرام میں موسیٰ صاحب بھی شریک تھے۔ ان کے پاس چندے میں دینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ بہت بے چین ہوئے اور تہجد میں اٹھ اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور اس کا فضل مانگتے ہوئے جھکتے کہ وہ اس قابل ہو سکیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں میں شامل ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دلی خواہش کو قبول فرمایا۔ چند دن ہی گزرے تھے کہ یہ جس کمپنی کے ساتھ کنٹریکٹ پر کام کرتے تھے انہوں نے کہا کہ وہ بصّے میں دو دن کا ایک پروگرام کر رہے ہیں جس میں یہ شامل ہوں تو معاوضہ کے طور پر چار ہزار ڈلاسی دیے جائیں گے۔ یہ بہت خوش ہوئے اور دو دن کے پروگرام میں شامل ہونے کے بعد اپنے وعدے کو بڑھا کر دو ہزار ڈلاسی کر دیا۔ چندے کی ادائیگی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی آمدن کے مزید ذرائع پیدا فرما دیے۔ دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی تحریک جدید کی اہمیت اور مالی قربانی کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔

طلحہ علی صاحب فلپائن کے صدر جماعت ہیں، مربی بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ فلپائن کی پرانی جماعتوں میں سے ایک سیمونول جماعت ہے۔ یہاں اکثریت تدریس کے پیشے سے وابستہ لوگ ہیں۔ اس جماعت کے صدر صاحب نے اپنے ٹارگٹ سے بڑھ کر وصولی کے بعد خاکسار کو میسج (Message) کر کے کہا کہ تین

اساتذہ کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ انہیں مارچ سے تنخواہ نہیں ملی مگر اس کے باوجود تینوں نے تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ قربانی کرکے بھی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اب دیکھیں کہ دور دراز علاقوں میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی کس طرح قربانی کرتے ہیں۔

کبابیر سے شمس الدین صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ الخلیل فلسطین میں نئی جماعت ہے۔ یہاں اکثر احباب جماعت کی مالی حالت بہت کمزور ہے مگر اللہ کے فضل سے سب نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ ابراہیم صاحب الخلیل کے ایک نومبائع احمدی ہیں۔ موصوف بیعت کرتے ہی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ اس بار ایک اچھی رقم انہوں نے تحریک جدید کے لیے ادا کی ہے۔ یہ موصوف کہتے ہیں کہ ایک دوست میرا قرض دار تھا جو کسی مجبوری کے سبب قرض واپس نہیں کر رہا تھا۔ کافی وقت انتظار کرتا رہا۔ اب چونکہ تحریک جدید کا چندہ میرے ذمے ہے، کچھ مالی مشکلات بھی ہیں، جو رقم ملنے والی ہے اس کی امید بھی نہیں رہی۔ بہر حال جب امیر صاحب سے ملاقات ہوئی تو کچھ انتظام کر کے میں نے چندہ تحریک جدید ادا کر دیا۔ میری حالت کو سمجھنے کے بعد امیر صاحب نے کہا کہ اب تو آپ تحریک جدید کا چندہ فی سبیل اللہ ادا کر چکے ہیں تو پھر اللہ ضرور برکت دے گا۔ چنانچہ امیر صاحب کے نکلنے کے چند گھنٹے بعد ہی میرے قرض دار نے مجھے پیسے واپس کیے اور میری تمام پریشانیاں دور ہو گئیں۔

ویزبادن (Wiesbaden) جرمنی سے ایک دوست دفتر تحریک جدید میں تشریف لائے اور بتایا کہ میرا اسائلم کیس ایک ایسے جج کے پاس ہے جو کیس منظور نہیں کرتا تھا۔ تحریک جدید کے حوالے سے پروگرام میں ایمان افروز واقعات سنے۔ یہ سن کر میں نے ارادہ کیا کہ ایک ہزار یورو تحریک جدید میں ادا کروں گا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ میرا کیس اس جج سے ایک دوسرے جج کے پاس چلا گیا اور اللہ کے فضل سے کیس منظور ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنے آیا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی مطلوبہ رقم جو وعدے والی رقم تھی وہ دے دی۔

سیکرٹری تحریک جدید یوکے کہتے ہیں برٹن جماعت کے ایک دوست کے پاس کام نہ تھا۔ تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے سے اگلے روز ہی اس کو مناسب کام مل گیا۔ برٹن جماعت کے ایک اَور دوست کو مالی پریشانی تھی تاہم چندہ تحریک جدید ادا کر دیا۔ چنانچہ کچھ عرصے بعد انہیں HMRC، ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے خط موصول ہوا کہ تمہاری پچھلے سال زائد ادائیگی ہوئی تھی۔ یہ رقم ان کے چندے کی رقم سے کہیں زیادہ تھی۔ ایک پروفیشنل دوست کو کام پر پریشانی تھی۔ کسی نے اس کی بے جا شکایت کر دی تھی۔ اس نے اپنا تحریک جدید کا چندہ ادا کر دیا۔ وہ شخص جس نے شکایت کی تھی اس کو فارغ کر دیا گیا۔ الٹا شکایت کرنے والے کو فارغ کر دیا گیا۔ ایک دوست کی کار گڑھے میں گر گئی۔ اس نے سوچا کہ اگر یہ سلامت باہر آ گئی تو مزید چندہ تحریک جدید ادا کروں گا۔ چنانچہ گاڑی بغیر نقصان کے باہر آ گئی۔ انہوں نے ایک ہفتہ کی آمدنی کے مطابق چندہ تحریک جدید ادا کر دیا۔ ایک طفل نے اپنا چھ ماہ کا جیب خرچ تحریک جدید میں ادا کر دیا۔ بچے بھی مالی قربانیوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک خادم نے چھٹیوں پر جانے کے لیے رقم بچا کے رکھی ہوئی تھی یہ تمام رقم تحریک جدید کے چندے میں ادا کر دی۔ بارکنگ (Barking) اور ڈیگنہم (Dagenham) کے صدر جماعت کہتے ہیں کہ اس مرتبہ ہم نے تحریک جدید کا ٹارگٹ ضرور پورا کرنا ہے خواہ اپنی جیب سے زائد ادا کرنا پڑے۔ چنانچہ جو ٹارگٹ کم رہ گیا تھا وہ انہوں نے اپنی طرف سے ادا کر دیا۔ اس کے بعد انہیں اپنی جاب کی طرف سے اطلاع ملی کہ انہیں گذشتہ سال کی نسبت اس سال ستر فیصد زائد بونس ملے گا جو رقم انہوں نے اضافی طور پر چندے میں ادا کی تھی یہ بونس کی رقم اس سے کہیں زیادہ تھی۔

قازقستان سے لینار عبدالرحمانوف کہتے ہیں: میں باقاعدگی سے چندہ عام، جلسہ سالانہ، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید ادا کرتا ہوں۔ یہ مختلف قوموں کے مختلف لوگ ہیں۔ اور ان چندوں کی یہ برکت ہے کہ میری بیوی نے میڈیکل کالج ختم کر کے حکومت کے پروگرام میں نوکری حاصل کی اور حکومت نے بچوں کی رہائش کے لیے قرض فراہم کیا اور بچے نرسری میں پڑھ رہے ہیں اور اب مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ میرے پاس دو گاڑیاں ہیں اور اب میں ذاتی مکان بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور چندہ ادا کرنے کا نتیجہ ہے۔ پہلے ہم کرائے کے فلیٹ میں رہتے تھے۔ مالی مشکلات تھیں لیکن پھر بھی ہم چندہ دیتے رہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر بے حد فضل فرمایا۔

گذشتہ سال جب تحریک جدید کا میں نے اعلان کیا ہے تو گنی بساؤ کے مربی محمد احسن صاحب لکھتے ہیں کہ ایک احمدی دوست محمد ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ اس روز اعلان سن کے، خطبہ سن کے، انہوں نے اپنا وعدہ لکھوا دیا اور ارادہ کیا کہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا لیکن کورونا وبا کے ایام میں آمدن بند ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ اس وقت پریشانی ہوئی پھر جب تحریک جدید کے سال کا اختتام قریب پہنچا تو پریشانی اَور بڑھ گئی۔ کہتے ہیں میں دعا کرتا رہا۔ ایک صبح کسی صاحب کی جانب سے فون موصول ہوا۔ اس نے پوچھا کہ کیا آپ تعمیراتی بلاکس بنا سکتے ہیں؟ میں نے فوراً حامی بھر لی۔ چنانچہ گھر بیٹھے بیٹھے کام مل گیا اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کرنے کا سبب پیدا فرما دیا اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے جو مالی تنگی پیدا ہوئی تھی وہ بھی دور ہو گئی۔ ابراہیم صاحب کہتے ہیں یہ تمام برکات خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی وجہ سے ہیں۔

تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ زنجبار سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ احمدی خاتون آمنہ بی بی صاحبہ ہر سال اپنی محدود آمدن کے باوجود چندہ جات کی ادائیگی میں سرفہرست رہتی تھیں۔ اس سال بھی جب رمضان المبارک میں مالی قربانی کی تحریک کی گئی تو انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ اسی مہینے میں اپنا وعدہ مکمل کر دیں لیکن بعض مالی مشکلات کی وجہ سے ان کے پاس رقم میسر نہ ہو سکی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دن مجھے اس امر کا اتنی شدت سے احساس ہوا کہ میں رات کو اٹھ گئی اور خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر عرض کی کہ خلیفہ وقت کی تحریک پر لبیک کہنے کا وقت ہے اور میں اس سے محروم رہی جاتی ہوں۔ چنانچہ اسی دن صبح ان کے ایک عزیز کا ٹیلیفون آیا جس سے ایک مدت سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ ان کے عزیز نے اپنی طرف سے کچھ رقم بطور تحفہ بھجوائی جس سے انہوں نے اپنا چندہ ادا کر دیا۔ وہ خود بتاتی ہیں کہ چندہ ادا کرنے کی وجہ سے ہمیشہ میرا خدا میرے ساتھ پیار کا معاملہ رکھتا ہے اور کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

قادیان سے وکیل المال صاحب لکھتے ہیں کیرالہ کی جماعت کیرولائی کے ایک دوست کا تحریک جدید کا چندہ پانچ لاکھ روپے کا ہے۔ انہوں نے کچھ رقم اپنی فرم کے فرنیچر کی خریداری کے لیے رکھی ہوئی تھی اور وقت پر رقم ادا نہ کرنے کی صورت میں فرم کا کام رکنا پڑتا تھا لیکن اسی وقت چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کا بھی مطالبہ تھا۔ انہوں نے چندے کی اہمیت کے پیش نظر وہ رقم چندے میں ادا کر دی۔ اس خلوص نیت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ تھوڑی دیر میں چندے میں پیش کی گئی رقم سے کئی گنا زیادہ رقم ان کے اکاؤنٹ میں کسی طرف سے جمع ہو گئی اور فرم کے لیے جو سامان مہیا کیا جانا تھا وہ منگوا لیا۔ اس کے بعد موصوف کو بہت بڑی رقم کا، کئی ملین روپے کا پراجیکٹ ملا اور اپنے وعدے کے علاوہ ایک خطیر رقم تقریباً بارہ لاکھ روپے تحریک جدید کے لیے پیش کیے۔

پھر انڈیا سے ہی عبدالباسط صاحب انسپکٹر لکھتے ہیں کہ کیرالہ کی ایک جماعت ''کوچین'' میں تحریک جدید کے حوالے سے جلسے کا انعقاد کیا گیا جس میں تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کے بارے میں بیان کیا گیا۔ احباب جماعت کو تحریک جدید کی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی گئی۔ جلسے کے ختم ہونے کے بعد ہم صدر صاحب کے گھر گئے تو صدر صاحب کی بیٹی جس کی عمر آٹھ سال ہے وہ اپنا منی باکس لے کر آ گئی کہ مولوی صاحب اس میں جتنی بھی رقم ہے وہ چندہ تحریک جدید میں جمع کر لیں۔ اس وقت اس کے باکس میں تقریباً آٹھ سو چونسٹھ روپے تھے جو بچی نے چندہ تحریک جدید کے لیے پیش کیے۔ اس کے والد نے بتایا کہ ان کی بیٹی ایک عرصے سے یہ رقم چندہ تحریک جدید میں دینے کی نیت سے ہی جمع کر رہی تھی۔ باپ نے کہا جب میں اپنی دکان سے واپس آتا تو میری جیب میں جو بھی سکّے ہوتے وہ مجھ سے لے کر جمع کر لیتی۔ کہتی وہ سکّے مجھے دے دیں۔ اور اپنے بُوگی میں ڈال لیتی۔ اس طرح اس بچی نے کئی مہینوں سے جمع کی ہوئی رقم چندے میں ادا کر دی۔ یہ ادراک ہے مالی قربانی کا جو احمدی بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دیا ہے۔

بیعت کرنے کے بعد کس طرح قربانی کی فکر ہوتی ہے! صمد صاحب البانیا سے لکھتے ہیں کہ البانیا کے ایک گاؤں میں مقیم دالیب جرجی (Dalip Gjergji) صاحب یہ لوکل احمدی ہیں۔ ایک دن جمعہ کے بعد ملے۔ یہ پنشنر ہیں اور معمولی آمد کے باوجود ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان کے پاس اپنی گاڑی بھی نہیں تھی۔ پبلک ٹرانسپورٹ پر جمعہ پر آتے تھے اور حالیہ وبا کی وجہ سے کافی عرصہ بعد جمعہ پر آئے۔ جمعہ کے بعد کہنے لگے کہ دل پر بوجھ سا تھا کہ اتنے مہینوں سے چندہ ادا نہیں کیا۔ یہ اپنے ساتھ آٹھ ماہ کا چندہ لائے ہوئے تھے اور چندہ عام کے علاوہ تحریک جدید اور وقف جدید کا چندہ بھی ادا کیا۔ اس طرح اَور بے شمار مثالیں

ہیں مثلاً تنزانیہ سے ایک معلم حسین صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مخلص احمدی صالح مٹونگا صاحب ہیں۔ بڑھ چڑھ کر دلی خوشی سے مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل بیمار ہوگئے۔ علاج کے لیے ان کے پاس پیسے نہیں تھے۔ مہینے کے آخر پر جب ان کو پینشن کے پیسے ملے تو انہوں نے سب سے پہلے اپنے تحریک جدید کے وعدے کو مکمل کیا۔ کہتے ہیں میں نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی۔ آپ اس رقم سے پہلے اپنا علاج کروائیں پھر اپنا وعدہ مکمل کر لیں لیکن انہوں نے کہا خدا تعالیٰ کی ذات شفا عطا کرنے والی ہے۔ اس لیے پہلے میں اپنا خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا کروں گا پھر اپنا علاج کرواؤں گا۔ قربانی کے بھی یہ عجیب معیار ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ ان نئے آدمیوں پر بھی جو شامل ہوئے ہیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے دور دراز علاقوں میں یہ اہمیت واضح کر دی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ان لوگوں میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں ایک علاقے میں تحریک جدید کے مطالبات کے حوالے سے پروگرام کیا گیا۔ اسلام کے لیے زندگی وقف کرنے، سادہ زندگی اپنانے اور ادنیٰ سے ادنیٰ کام میں شرم نہ کرنے کے حوالے سے توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ اس پروگرام کے بعد ایک دوست ابراہیم صاحب نے بتایا کہ وہ ایک ہزار ڈلاسی چندہ تحریک جدید میں پیش کر رہے ہیں۔ نیز یہ بھی بتایا کہ وہ اپنے واحد بیٹے کو، ان کا اکلوتا بیٹا ہے، اس کو زندگی وقف کر کے مربی سلسلہ بننے کے لیے بھجوائیں گے۔ اب یہ بیٹا سیکنڈری سکول میں ہے تو یہ ان کی نیت ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ مربی بنے۔

گھانا سے آدم صاحب جنرل سیکرٹری اکرا زون لکھتے ہیں کہ مجھے زونل صدر صاحب نے پچاس گھانا سیڈی کی رقم بطور کرایہ دی۔ میں نے یہ رقم چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی۔ اگلی صبح افسر کے ساتھ کسی کام کے لیے گیا۔ واپس آنے لگا تو افسر نے پوچھا کہ واپس کس طرح جاؤ گے؟ میں نے کہا ٹیکسی پر جاؤں گا۔ اس پر افسر نے مجھ سے میرا فون مانگا اور کہنے لگا اپنا فون چیک کرو۔ کہتے ہیں میں نے چیک کیا تو ایک ہزار سیڈی انہوں نے مجھے موبائل کے ذریعہ سے وہاں بھجوا ہوا تھا۔ پچاس سیڈی میں نے دی تو ہزار سیڈی ملی۔ یہ تو چند واقعات ہیں جو میں نے بیان کیے ہیں۔ اور بے شمار ایسے واقعات میرے پاس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

اب یہ جو قربانی ہوئی، مکمل کُل کتنی ہوئی؟ اس کی تفصیل بھی تھوڑی سی بیان کر دیتا ہوں جیسا کہ تحریک جدید کے اعلان کے ساتھ بیان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا چھیاسیواں سال 31 اکتوبر کو ختم ہوا اور ستاسیواں سال شروع ہوگیا اور اللہ کے فضل سے اس سال جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کو تحریک جدید کے مالی نظام میں 14.5 ملین یعنی ایک کروڑ پینتالیس لاکھ پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں آٹھ لاکھ بیاسی ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں جرمنی اوّل رہا ہے۔ پاکستان کے اقتصادی، معاشی اور سیاسی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں لیکن پاکستان کی جماعتوں نے گو دنیا کی جماعتوں کے مقابلے میں تو نہیں لیکن عمومی طور پر اپنے ملک کے لحاظ سے اپنی مقامی کرنسی میں بہت زیادہ ترقی کی ہے اور قربانی پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام ملکوں میں بھی امن اور سکون پیدا کرے اور بہتری پیدا کرے جہاں معاشی اور سیاسی حالات خراب ہیں تا کہ ان لوگوں کو بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے کی توفیق عطا ہو۔ بہرحال مجموعی طور پر جو صورتِ حال ہے وہ یہ ہے کہ بیرونی ممالک میں سے پہلا نمبر جرمنی کا ہے۔ پھر برطانیہ کا ہے۔ پھر امریکہ کا ہے۔ پاکستان کا بھی بیچ میں آ جاتا ہے۔ امریکہ نمبر تین، پھر کینیڈا، پھر مڈل ایسٹ کا ایک ملک ہے، پھر بھارت ہے، پھر آسٹریلیا ہے، پھر انڈونیشیا ہے، پھر گھانا ہے اور پھر ایک اَور مڈل ایسٹ کی جماعت ہے۔ گھانا بھی اب افریقہ کے مقابلے سے باہر نکل کے دنیا کے مقابلے پر مالی قربانی میں شامل ہو گیا ہے جو اب امریکہ اور یورپ اور دوسرے ممالک سے مقابلہ کرتا ہے۔

اسی طرح فی کس ادائیگی کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ پہلے نمبر پر ہے، پھر امریکہ ہے، پھر سنگاپور ہے۔ تین جماعتوں میں یہ ہیں۔ باقی بھی ہے۔ باقی تفصیل بعد میں۔

افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں یہ ہیں۔ پہلے نمبر پہ گھانا ہے، پھر نائیجیریا ہے، پھر بورکینا فاسو ہے، پھر تنزانیہ ہے، پھر گیمبیا ہے، پھر سیرالیون ہے۔ یہاں سیرالیون جماعت کافی بڑی اور پرانی جماعت ہے۔ ان کے امیر صاحب کو اور متعلقہ عہدیداروں کو کوشش کرنی چاہیے کہ اگر صحیح طرح مالی قربانی کا جماعت کے افراد کو احساس دلائیں تو افراد جماعت تو قربانیاں کرنے کو تیار ہیں۔ ان کو توجہ کرنی چاہیے۔ پھر بینن ہے۔ بینن میں بھی اللہ کے فضل سے بڑی کوشش ہوئی ہے۔ نائیجر اور بینن میں فی کس ادائیگی میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ بینن میں فی کس ادائیگی میں مقامی کرنسی کے لحاظ سے چھ گنا اضافہ ہوا ہے اور نائیجر میں آٹھ گنا اضافہ ہوا ہے باوجود اس کے کہ حالات کی وجہ سے ان کی جو شاملین کی تعداد ہے وہ کم تھی لیکن مجموعی رقم گذشتہ سال سے زیادہ یا اتنی ہوگئی۔ شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد سولہ لاکھ آٹھ سو ہے اور اس میں جو قابلِ ذکر افریقن ممالک ہیں جن میں گذشتہ سال کی نسبت اضافہ ہوا ہے ان میں نمبر ایک گھانا ہے، پھر بورکینا فاسو ہے، پھر مالی ہے، پھر سینیگال ہے، پھر گیمبیا ہے، کانگو کنشاسا ہے، تنزانیہ ہے، لائبیریا ہے، کینیا ہے، سینٹرل افریقہ ہے، ساؤتو مے ہے، کانگو برازاویل ہے اور زمبابوے ہے۔ باقی دوسری بڑی جماعتوں میں بنگلہ دیش، جرمنی، کینیڈا، بھارت، آسٹریلیا اور برطانیہ کے شاملین میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔

دفتر اوّل کے کھاتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ ہزار نو سو ستائیس افراد کے ہیں جن میں سے تینتیس حیات ہیں اور وہ اپنے چندے خود ادا کر رہے ہیں اور تین ہزار ایک سو انیس کھاتے ان کے ورثاء کے ذریعے سے جاری ہیں۔ باقی دو ہزار سات سو پچھتر کھاتے مخلصین جماعت کی طرف سے جاری ہیں۔

جرمنی کیونکہ مجموعی طور پر ساری دنیا میں فرسٹ ہے اس لیے نمبر ایک پہ جرمنی کا ہی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ جرمنی کی پہلی دس جماعتیں جو ہیں ان میں مہدی آباد (Mehdi-Abad)، نمبر ایک، پھر روڈر مارک (Rödermark)، نوئس (Neuss)، نیدا (Nidda)، کولون (Köln)، پنے برگ (Pinneberg)، اوسنابروک (Osnabrück)، فلورزہائم (Flörsheim)، کیل (Kiel)، فرائنزہائم (Freinsheim) ہے اور لوکل امارتیں جو ہیں ان میں ہیمبرگ (Hamburg)، ڈٹسن باخ (Dietzenbach)، فرینکفرٹ (Frankfurt)، گروس گیراؤ (Gross-Gerau)، ویزبادن (Wiesbaden)، مورفلڈن (Mörfelden)، من ہائم (Mannheim)، ریڈشٹڈ (Riedstadt)، روسلزہائم (Rüsselsheim)، ڈامشٹڈ (Darmstadt) ہے۔

اس کے بعد پھر نمبر دو پہ برطانیہ ہے تو برطانیہ کی جماعتوں کی پوزیشن یہ ہے۔ بیت الفتوح ریجن نمبر ایک پہ ہے۔ مسجد فضل ریجن، اسلام آباد ریجن، پھر مڈلینڈز (Midlands) ریجن اور بیت الاحسان ریجن۔ مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس بڑی جماعتیں آلڈرشاٹ (Aldershot)، اسلام آباد، پھر مسجد فضل، پھر ووسٹر پارک (Worcester Park)، پھر برمنگھم ساؤتھ (Birmingham South)، جلنگھم (Gillingham)، پٹنی (Putney)، ساؤتھ چیم (South Cheam)، برمنگھم ویسٹ (Birmingham West) اور چیم (Cheam) ہیں۔ مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کی پانچ چھوٹی جماعتیں سپن ویلی (Spen Valley)، کیتھلی (Keighley)، سوانزی (Swansea)، نارتھ ویلز (North Wales)، نارتھ ہیمپٹن (Northampton) ہیں۔

اس کے بعد مجموعی وصولی کے لحاظ سے یہ امریکہ آ گیا لیکن میرا خیال ہے پہلے پاکستان کا بیان کر دوں۔ پاکستان میں جو جماعتوں کا موازنہ ہے وہ یہ ہے کہ لاہور نمبر ایک پہ، ربوہ دوسرے نمبر پہ، کراچی تیسرے نمبر پہ ہے۔ ضلعی سطح پر جو زیادہ قربانی کرنے والے دس اضلاع ہیں ان میں اسلام آباد، پھر سیالکوٹ، پھر گجرات، پھر گوجرانوالہ، حیدرآباد، میرپور خاص، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، عمرکوٹ، چکوال کوٹلی ہے۔ چکوال علیحدہ ہونا چاہیے۔ کوٹلی علیحدہ ہونا چاہیے۔ پتہ نہیں اکٹھا کیوں لکھ دیا ہے۔ یا دونوں ایک ہی پوزیشن میں ہیں۔

وصولی کے اعتبار سے زیادہ قربانی کرنے والی پاکستان کی جو شہری جماعتیں ہیں وہ امارت ڈیفنس لاہور، امارت شہر راولپنڈی، امارت ڈرگ روڈ کراچی، امارت مغل پورہ لاہور، امارت ٹاؤن شپ لاہور، امارت عزیز آباد کراچی، امارت گلشن اقبال کراچی، پشاور، کوئٹہ، امارت دہلی گیٹ لاہور ہیں۔

امریکہ کی جو جماعتیں ہیں ان میں میری لینڈ (Maryland) پہلے نمبر پہ ہے، پھر لاس اینجلیس (Los Angeles) ہے، سلیکون ویلی (Silicon Valley) ہے، پھر سینٹرل ورجینیا (Central Virginia) ہے، سیاٹل (Seattle) ہے، اوش کوش (Oshkosh) ہے، پھر ڈیٹرائٹ (Detroit) ہے، پھر شکاگو (Chicago) ہے، ساؤتھ ورجینیا (South Virginia) ہے، ہیوسٹن (Houston) ہے، اٹلانٹا (Atlanta) ہے اور بوسٹن (Boston) ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات میں سے وان (Vaughan) ہے، پھر پیس

ولیج (Peace Village) ہے، پھر کیلگری (Calgary) ہے، پھر وینکوور (Vancouver) ہے، ٹورانٹو ویسٹ (Toronto West) ہے، مسس ساگا (Mississauga) ہے، برامپٹن (Brampton) ہے، برامپٹن ایسٹ (Brampton East) ہے، پھر سسکاٹون (Saskatoon) ہے، پھر ٹورانٹو (Toronto) ہے۔ کینیڈا کی چھوٹی جماعتوں میں بریڈ فورڈ (Bradford)، ہیملٹن ماؤنٹین (Hamilton Mountain)، ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West) اور رجائنا (Regina) اور ہیملِٹن ایسٹ (Hamilton East) ہیں۔

پھر بلحاظ قربانی انڈیا کی پہلی دس جماعتیں جو ہیں اس میں کوئمبٹور (Coimbatore) نمبر ایک پہ ہے، پھر کرولائی (Karulai)، پھر قادیان (Qadian)، پھر پتھ پریم (Pathapiriyam)، پھر حیدرآباد (Hyderabad)، کنانور ٹاؤن (Kinanoor Town)، کولکتہ (Kolkata)، کالی کٹ (Calicutt)، بنگلور (Bangalore)، ماتھاٹم (Mathatum)۔ پہلے دس جو صوبہ جات ہیں ان میں کیرالہ (Kerala) نمبر ایک پہ ہے، پھر تامل ناڈو (TamilNadu)، پھر کرناٹک (Carnatic)، پھر جموں وکشمیر (Jammu Kashmir)، پھر تلنگانہ (Telangana)، پنجاب (Punjab)، اڑیسہ (Odissa)، بنگال (Bengal)، دہلی (Delhi)، مہاراشٹرا (Maharashtra) ہیں۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں جو ہیں ملبرن لانگ وارن (Melbourne Long Warren)، کاسل ہل (Castle Hill)، ملبرن بیروک (Melbourne Berwick)، مارسڈن پارک (Marsden Park)، ایڈیلیڈ ساؤتھ (Adelaide South)، پین رتھ (Penrith)، اے سی ٹی کینبرا (ACT Canberra) ایڈیلائڈ ویسٹ (Adelaide West)، ماؤنٹ ڈروئٹ (Mount Druitt)، پیرا ماٹا (Paramatta)۔

یہ سب جماعتوں کے موازنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی اب مَیں جیسا کہ میں نے کہا تحریک جدید کے ستاسیویں سال کا بھی اعلان کرتا ہوں جو اب شروع ہوا ہے۔ ان شاء اللہ یکم نومبر سے وہ شروع ہو چکا ہے۔

اب میں اس طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آج کل بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ ہم اپنے لیے اور جماعت کے لیے تو دعائیں کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے عمومی طور پر بھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آج کل مسلمانوں کے خلاف غیر مسلم دنیا کے بعض ممالک کے لیڈر بڑے بغض اور کینہ کے جذبات رکھتے ہیں اور ظاہر ہے لیڈر جو ہیں وہ اس جمہوری دور میں عوام کو خدا سمجھ کر ان کی خواہش کے مطابق اپنے بیان اور پالیسیاں بنانے کی کوشش کرتے ہیں یا خود ہی بعض دفعہ ان کو غلط رہنمائی کر کے اس طرف لے جانے کی کوشش کرتے ہیں کہ خدا نہیں ہے بلکہ تم ہی سب کچھ ہو۔ یہ لوگ جہاں کھل کر بیان نہیں بھی دیتے وہاں بھی دلوں میں اسلام کے خلاف نفرتیں اور تحفظات لیے ہوئے ہیں اور عوام الناس کا ایک بڑا حصہ بھی اسلام سے صحیح واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف ہے۔ بہرحال ہم نے دعاؤں کے ساتھ، کوشش کے ساتھ دنیا کو بتانا ہے کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ گذشتہ دنوں کھل کر اگر کسی مغربی لیڈر کا بیان آیا ہے، ویسے تو کسی نہ کسی طرح کچھ نہ کچھ سیاسی طور پہ لپٹے لپٹائے فقرات بیان کر کے یا اس طرح گول مول سے الفاظ میں بیانات آتے رہتے ہیں لیکن کھل کے کسی لیڈر کا بیان آیا تو وہ فرانس کا صدر تھا۔ اس نے اسلام کو کرائسس کا شکار مذہب قرار دیا ہے۔ کرائسس کا شکار اگر ہے تو خود ان کا اپنا مذہب ہے۔ اوّل تو وہ کسی مذہب کو مانتے ہی نہیں، عیسائیت کو بھی بھول بیٹھے ہیں۔ کرائسس کا شکار تو یہ ہیں۔ اسلام تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ مذہب ہے اور پھلنے پھولنے والا مذہب ہے اور پھل پھول رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اس کی حفاظت کی ذمہ داری لیے ہوئے ہے۔ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اس کی تبلیغ دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل رہی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی یہ مخالف قوتیں یا لوگ اس لیے اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں اور بیان دیتے ہیں کہ انہیں پتہ ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں ایکا نہیں ہے۔ یہاں کینیڈا کے وزیر اعظم کا بہرحال میں تعریف کے رنگ میں ذکر کر دوں۔ انہوں نے فرانس کے صدر کے بیان پر بڑا اچھا بیان دیا ہے کہ یہ سب کچھ غلط ہے اور یہ نہیں ہونا چاہیے اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا اور مذہبی لیڈروں کا خیال رکھنا چاہیے۔ کاش کہ باقی دنیا کے لیڈر بھی وزیر اعظم کینیڈا کی سوچ اور بیان کو ذرا غور سے دیکھنے والے ہوں اور دنیا کے امن اور سکون کو قائم کرنے کے لیے اس پر عمل کریں۔ بہرحال یہ کینیڈا کے وزیر اعظم صاحب اس لحاظ سے قابل تعریف ہیں اور ہمیں ان کے لیے دعا بھی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مزید ان کا سینہ کھولے۔

بہرحال یہ تو ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں ایکا نہیں ہے اس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کا ہر ایک ملک دوسرے ملک کے خلاف ہے۔ فرقہ واریت نے باہر کی دنیا میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ہے۔ اگر دنیا کو پتہ ہو کہ مسلمان ایک ہیں، ایک خدا اور ایک رسول کے ماننے والے ہیں اور اس کی خاطر قربانیاں دینا جانتے ہیں تو کبھی غیر مسلم دنیا کی طرف سے ایسی حرکتیں نہ ہوں۔ کبھی کسی اخبار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے چھاپنے کی جرأت نہ ہو۔ چند سال پہلے بھی ڈنمارک میں بھی اور فرانس میں بھی جو خاکے چھپے تھے اس پہ وقتی شور مچا کر اور ان کی چیزوں کا بائیکاٹ کر کے، نہ خریدنے کا اعلان کر کے پھر خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ چند مہینوں کے بعد خاموشی ہو گئی۔ اُس وقت بھی جماعت احمدیہ نے ہی صحیح ردّعمل دکھایا تھا اور ان کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت سیرت پیش کی تھی جس کی بہت سے غیروں نے، پڑھے لکھے طبقے نے، لیڈروں نے، عوام الناس نے تعریف کی تھی اور پسند کیا تھا اور یہی کام ہم آج بھی کر رہے ہیں اور بتاتے ہیں کہ چند سر پھرے لوگوں کے اسلام کے نام پر غلط عمل کو اسلام کا نام نہ دو۔ کسی ملک کے صدر کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی شخص کے غلط عمل کو اسلام کی تعلیم اور مسلمانوں کے لیے کرائسس کا نام دے کر پھر اپنے لوگوں کو مزید بھڑکایا جائے کہ ان کے خلاف ہماری یہ لڑائی ہے اور یہ لڑائی ہم جاری رکھیں گے۔ اس شخص کو غلط عمل پر بھڑکانے والے بھی تو یہ خود ہی ہیں۔ میں نے پہلے بھی یہ بیان دیا تھا کہ یہ خاکے وغیرہ بنانا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کسی رنگ میں کرنا کسی بھی غیرت مند مسلمان کو برداشت نہیں ہے اور یہ حرکتیں بعض مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکا سکتی ہیں اور بھڑکاتی ہیں اور پھر اگر کسی سے کوئی خلافِ قانون حرکت سرزَد ہو جائے، اگر کوئی شخص قانون اپنے ہاتھ میں لے لے تو اس کے ذمہ دار پھر یہ غیر مسلم لوگ ہیں، یہ حکومتیں ہیں یا نام نہاد آزادی ہے جس کو فریڈم آف ایکسپریشن کا نام، اظہارِ خیال کا نام دیا جاتا ہے۔ بہرحال یہ غیر مسلم دنیا ان کے جذبات بھڑکاتی ہے۔ میں نے اس وقت بھی جب پہلی دفعہ یہ معاملہ اٹھا تھا خطبات کے ایک سلسلہ میں صحیح ردّعمل کی وضاحت کی تھی کہ ہمیں کس طرح صحیح ردّعمل کرنا چاہیے اور کیا دکھانا چاہیے اور اس کا جیسا کہ میں نے بتایا کہ لوگوں پر اچھا اثر بھی ہوا تھا اور ابھی تک ہم مسلسل وہ کیے جا رہے ہیں اور اسی طریقے کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

پھر ہالینڈ کے سیاستدان نے جو ایک بیان دیا تھا تو اس وقت بھی ہالینڈ میں مَیں نے ایک خطبہ دیا تھا اور اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تھا بلکہ اس پر اس نے ہالینڈ کی حکومت کو درخواست بھی دی تھی کہ اس نے مجھے موت کی دھمکی دی ہے اور میرے خلاف اس نے ہالینڈ کی حکومت کو یہ کہا تھا کہ اس کا یہاں آنا بین کیا جائے بلکہ اس پہ مقدمہ چلایا جائے۔ تو بہرحال ہم تو جہاں تک ہو سکتا ہے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے خلاف ہونے والی ہر حرکت کا جواب دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے اور اس کا اثر بھی ہوتا ہے اور یہی حل پیش کرتے ہیں کہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر قدم ہمیں اٹھانا چاہیے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے اور گذشتہ کئی خطبات میں مَیں اس بات کی تحریک کر چکا ہوں اور باوجود ہمارے بارے میں غیر احمدی علماء کے سخت بیان کے ہم اسلام کے دفاع میں اسلام کی حقیقی تعلیم کی روشنی میں اپنا کام کرتے چلے جائیں گے اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ایک یا دو یا چار آدمی کو قتل کرنے سے وقتی جوش تو نکل جاتا ہے لیکن یہ کوئی مستقل حل نہیں ہے۔ مسلم امہ اگر مستقل حل چاہتی ہے تو تمام مسلمان دنیا اکٹھی ہو۔ اب بھی فرانس کے صدر کے جواب میں ترکی کے صدر نے جواب دیا یا ایک دو اور ملکوں نے ردّعمل ظاہر کیا تو یہ بات اتنا اثر نہیں ڈال سکتی جتنا کہ تمام مسلمان ممالک کے ایک ردّعمل کا اثر ہو سکتا ہے۔ گو یہ کہا جاتا ہے کہ ترکی وغیرہ کے ردّعمل پر فرانس کے صدر نے اپنا بیان بدلا اور کچھ نرم کیا کہ میرا مطلب یہ نہیں تھا، میرا مطلب یہ تھا۔ لیکن ساتھ ہی اپنی بات پر بھی قائم رہا ہے کہ جو ہم کر رہے ہیں وہ ٹھیک کر رہے ہیں۔ لیکن اگر چوّن پچپن مسلمان ممالک ایک زبان ہو کر بولتے تو پھر وہ فرانس کا صدر اگر مگر کی بات نہ کرتا۔ پھر اس کو مجبوراً بہرحال معافی مانگنی پڑتی، گھٹنے ٹیکنے پڑتے۔

بہر حال مَیں یہاں مختصر اتنا ہی کہنا چاہتا تھا کہ دعا کریں کہ مسلمان ممالک کم از کم غیروں کے سامنے ایک ہو کر آواز اٹھائیں پھر دیکھیں کتنا اثر ہوتا ہے۔ ہم تو اپنا کام کیے جا رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ مسیح محمدیؑ کے ماننے والوں کا یہ کام ہے، یہ فرض ہے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت چہرے کو دنیا کو دکھائیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ لے آئیں۔ دنیا کو بتائیں کہ تمہاری بقا اسی میں ہے کہ خدائے واحد کو پہچانو اور ظلموں کو ختم کرو۔ کچھ عرصہ پہلے کووڈ کے دوران میں نے چند سربراہانِ حکومت کو دوبارہ خط لکھے تھے۔ فرانس کے صدر کو بھی مَیں نے لکھا تھا اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ تنبیہ بھی کی تھی کہ یہ عذاب اور آفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظلموں کی وجہ سے آتے ہیں اس لیے تمہیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ظلموں کو ختم کرو اور انصاف کو قائم کرو اور حق پر مبنی بیان دو۔ ہم نے جو اپنا فرض تھا پورا کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔ اب یہ کسی کی مرضی ہے کہ چاہے وہ اس کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن ہم نے بہرحال امّت مسلمہ کو دعاؤں میں نہیں بھولنا۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھی پہچان لیں اور دنیا کو عمومی طور پر بھی سوچنا چاہیے کہ ایسی باتیں کر کے اگر وہ خدا سے دور ہٹتے چلے گئے تو ان کی تباہی کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور عمومی طور پر ہم نے بھی یہ کوشش کرنی ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی توحید کے نیچے لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لانا یہی تحریک جدید کا مقصد بھی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ دنیا کے عمومی حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ بڑی تیزی سے اس طرف بڑھ رہے ہیں اس بیماری سے جب جان چھوٹے تو یہ نہ ہو کہ ایک اور آفت جنگ عظیم کی صورت میں ان پر نازل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل اور سمجھ دے اور خدائے واحد کو پہچان کر اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

☆...☆...☆

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

از صفحہ 1

بارہ میں دریافت کیا کہ کیا میں اپنی مشرک والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ’’ہاں‘‘۔ (بخاری۔ کتاب الھبۃ۔ باب الھدیۃ المشرکین)

تو جہاں تک انسانیت کا سوال ہے، صرف والدہ کا سوال نہیں، اس کے ساتھ تو صلہ رحمی کا سلوک کرنا ہی ہے، حسن سلوک کرنا ہی ہے لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ اگر انسانیت کا سوال آئے، کسی سے صلہ رحمی کا سوال آئے یا مدد کا سوال آئے تو اپنے دوسرے عزیزوں رشتہ داروں سے بھی بلکہ غیروں سے بھی حسن سلوک کا حکم ہے۔

پھر ایک روایت ہے حضرت اَبُو اُسَید اَلسَّاعِدِیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔ (ابو داؤد۔ کتاب الادب۔ باب فی بر الوالدین)۔

تو یہ ہے ماں باپ سے حسن سلوک کہ زندگی میں تو جو کرنا ہے وہ تو کرنا ہی ہے، مرنے کے بعد بھی ان کے لئے دعائیں کرو، ان کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے علاوہ ان کے وعدوں کو بھی پورا کرو، ان کے قرضوں کو بھی اتارو۔ بعض دفعہ بعض موصی وفات پا جاتے ہیں۔ وہ تو بے چارے فوت ہو گئے انہوں نے اپنی جائیداد کا ۱۰/۱ حصہ وصیت کی ہوتی ہے لیکن سالہا سال تک ان کے بچے، ان کے لواحقین ان کا حصہ وصیت ادا نہیں کرتے بلکہ بعض دفعہ انکار ہی کر دیتے ہیں، ہمیں اس کی توفیق نہیں۔ گویا ماں باپ کے وعدوں کا پاس نہیں کر رہے، ان کی کی ہوئی وصیت کا کوئی احترام نہیں کر رہے۔ والدین سے ملی ہوئی جائیدادوں سے فائدہ تو اٹھا رہے ہیں لیکن ان کے جو وعدے ان ہی کی جائیدادوں سے ادا ہونے والے ہیں وہ ادا کرنے کی طرف توجہ کوئی نہیں۔ جبکہ اس جائیداد کا جو دسواں حصہ ہے وہ تو بچوں کا ہے ہی نہیں۔ وہ تو اس کی پہلے ہی وصیت کر چکے ہیں۔ تو وہ جو ان کی اپنی چیز نہیں ہے وہ بھی نہیں دے رہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بچوں کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ اپنے والدین کے وعدوں کو پورا کرنے والے بنیں۔ یہاں تو یہ حکم ہے کہ صرف ان کے وعدوں کو ہی پورا نہیں کرنا بلکہ ان کے دوستوں کا بھی احترام کرنا ہے، ان کو بھی عزت دینی ہے اور ان کے ساتھ جو سلوک والدین کا تھا اس سلوک کو جاری رکھنا ہے۔

پھر ایک روایت ہے آنحضرت ﷺ کی رضاعی والدہ حلیمہ مکہ آئیں اور حضور سے مل کر قحط اور مویشیوں کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ سے مشورہ کیا اور رضاعی ماں کو چالیس بکریاں اور ایک اونٹ مال سے لدا ہوا دیا۔ (طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۱۱۳ مطبوعہ بیروت ۱۹۶۰)

اب خدمت صرف حقیقی والدین کی نہیں ہے بلکہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ تو یہ ہے کہ اپنی رضاعی والدہ کی بھی ضرورت کے وقت زیادہ سے زیادہ خدمت کرنی ہے۔ اور اس کوشش میں لگے رہنا ہے کہ کسی طرح مَیں حق ادا کروں۔ اور یہاں اس روایت میں ہے کہ مال چونکہ حضرت خدیجہ کا تھا، وہ بڑی امیر عورت تھیں اور گو کہ آپ نے اپنا تمام مال آنحضرت ﷺ کے سپرد کر دیا تھا، آپ کے تصرف میں دے دیا تھا، آپ کو اجازت تھی کہ جس طرح چاہیں خرچ کریں لیکن پھر بھی حضرت خدیجہ سے مشورہ کیا اور ہمیں ایک اور سبق بھی دے دیا۔ بعض لوگ اپنی بیویوں کا مال ویسے ہی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ان کے تصرف میں نہیں بھی ہوتا ان کے لئے بھی سبق ہے۔

(خطبہ جمعہ 16/ جنوری 2004ء)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

از صفحہ 2

کی نسبت ایک لاکھ دس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے بھی نمبروار جماعتوں کا ذکر کر دوں۔ ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی پاکستان ہی پہلے نمبر پر ہے۔ اور پاکستان کے حالات کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں، وہاں اتنی افراتفری اور ڈسٹربنس (Disturbance) ہے کہ کاروباری حضرات کے کاروبار اُس طرح نہیں رہے، بلکہ اکثر جماعتیں تو جب آخری مہینہ رہ جاتا ہے پریشانی کا اظہار ہی کرتی رہی ہیں کہ چندے پورے نہیں ہو رہے۔ پھر اکثریت پاکستان میں غریب لوگوں کی ہے۔ لیکن یہ غریب بھی چندہ دیتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے خوف اور غم دور کر دے گا۔ اگر تم میری مرضی کے لئے خرچ کرو گے تو تمہیں بڑھا کر دے گا۔ تو وہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ اگلے وقت کی روٹی کس طرح ملے گی اور قربانیاں کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں۔

... تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد میں بھی بعض ملکوں میں بہت اضافہ ہوا ہے، جن میں پاکستان، ہندوستان، جرمنی، برطانیہ، انڈونیشیا، تنزانیہ، بنین اور نائیجیریا شامل ہیں۔ اس سال چندہ دینے والوں کی تعداد میں جو اضافہ ہوا ہے وہ گزشتہ سال کی نسبت 16 ہزار زائد ہے۔ اتنے لوگ اس میں شامل ہیں اور کل تعداد 4لاکھ 68ہزار ہے۔ گزشتہ سال جو تعداد پیش کی گئی تھی، کچھ حساب ٹھیک نہیں لگایا گیا تھا، کچھ جمع تفریق میں غلطی ہو گئی، اعداد کچھ غلط تھے، کچھ جماعتوں کی رپورٹس صحیح نہیں تھیں، تو ان کا خیال تھا کہ اس دفعہ ٹوٹل تعداد نہ دی جائے بلکہ یہ بتایا جائے کہ اتنا اضافہ ہوا لیکن ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، دنیا کے لئے تو نہ ہم مالی قربانیاں کرتے ہیں اور نہ کر رہے ہیں، نہ یہ دنیا ہمارے پیش نظر ہے۔ ہم جب تک اپنی کمزوریوں کو سامنے نہیں رکھیں گے، ان پر نظر نہیں رکھیں گے ترقی کی رفتار کا بھی پتہ نہیں لگا سکتے۔ تو یہ تو بہرحال حتمی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 16 ہزار کی تعداد میں ان ملکوں میں زائد اضافہ ہوا ہے، زائد لوگ شامل ہوئے جو باقاعدہ پلاننگ کر کے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ لوگوں کو چندوں میں بڑھائیں، مزید تعداد کو شامل کریں۔ بعض جگہوں کی رپورٹیں گزشتہ سال جب حساب کر رہے تھے ٹھیک نہیں تھیں اس لئے بظاہر لگے گا کہ کم ہیں لیکن مجموعی طور پر اضافہ ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جب ہم اپنے جائزے لیں گے، جب ہم اپنی کمزوریوں پر بھی نظر رکھیں گے تو تبھی ہمارے کام میں بھی برکت پڑے گی اور کیونکہ نیک نیتی سے اس طرف توجہ ہو گی اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ اصل مقصد تو ہمارا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ سے تو کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس لئے کسی بھی قسم کا خوف کرنے کی ضرورت نہیں۔ بندوں سے تو ہم نے اجر نہیں لینا۔ ہمارا اجر تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جس کی خاطر قربانیاں ہو رہی ہیں۔ بہرحال مجموعی طور پر ان ملکوں میں 16 ہزار نئے افراد بھی شامل ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 9/ نومبر 2007ء)

ذریعہ معیشت میں تبدیلی

(سیّد میر محمود احمد ناصر)

مکہ کی معیشت زیادہ تر تجارت پر مبنی تھی۔ چین اور ہندوستان کا تجارتی سامان بحری جہازوں کے ذریعہ آتا اور بحیرہ قلزم میں جہاز ٹھہر جاتے اور سامان خشکی پر اتار لیا جاتا۔ مکہ کے تاجر وہ سامان موسم کی بہتری پر مڈل ایسٹ لے جاتے جہاں رومن ایمپائر کا تسلط تھا۔ وہاں سے وہ سامان یورپ میں پھیل جاتا۔ لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ۔اِلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ(القریش:2-3) میں اس تجارتی نظام کی طرف اشارہ ہے۔ مدینہ کی معیشت زیادہ تر باغبانی اور کچھ زراعت پر منحصر تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جب مکہ سے ہجرت مدینہ کی طرف فرمائی تو مکہ سے آنے والے جو تاجر تھے مثلاً حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ ان کے لئے معیشت کا مسئلہ بنتا تھا آپؐ دونوں تو اچھے تاجر تھے اور مدینہ کی جتنی تجارت تھی اس پر قابض اہل کتاب کا مقابلہ کرسکتے تھے۔ مگر مکہ سے آنے والے عام مہاجر تو اہل کتاب تاجروں سے ٹکّر نہیں لے سکتے تھے۔ مدینہ کا بازار ’سوق قینقاع اہل کتاب کے تسلّط میں تھا۔ نہ ہی مدینہ کی تجارتی منڈی مکہ جیسی وسعت رکھتی تھی۔

مکہ سے آنے والے مہاجروں کو اپنے ذریعہ معیشت بدلنے میں دو محرکات نے کام کیا۔ اورانہوں نے تجارت کے بجائے باغبانی اور زراعت کی طرف توجہ کی۔

ایک محرک تو قرآن شریف کی وہ آیات تھیں جن میں خوبصورت رنگ میں کھیت اور درختوں کی نشوونما کا ذکر ہے۔ مثلاً فرماتا ہے اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَحۡرُثُوۡنَ۔ ءَاَنۡتُمۡ تَزۡرَعُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الزّٰرِعُوۡنَ (الواقعہ 64-65) کہ بتاؤ تو سہی تم جو بیج ڈالتے ہو کیا تو ہی اسی کی نشوونما کرتے ہو یا اس کی نشوونما ہم کرتے ہیں۔ نشوونما کے لئے جو لفظ استعمال کیا ہے وہ زراعت کا لفظ ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی زراعت کرنے والے ہم ہیں۔

سورۃ النمل میں فرماتا ہے اَمَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاَنۡزَلَ لَکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهۡجَةٍ مَا کَانَ لَکُمۡ اَنۡ تُنۡۢبِتُوۡا شَجَرَهَا(النمل:61) بتاؤ تو آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے اور کس نے تمہارے لئے بادل سے پانی اتارا ہے پھر ہم نے اس کے ذریعہ خوبصورت باغ نکالے ہیں۔ تم تو ان کا (ایک) درخت بھی پیدا نہیں کرسکتے ہو۔ اس آیت میں بھی باغات کی خوبصورتی کا ذکر ہے اور ان کے درختوں کی نشوونما کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔

درختوں کی عظمت اور خوبصورتی کا قرآن شریف میں اس طرح بھی ذکر ہے۔ اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الۡاَرۡضِ کَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍ کَرِیۡمٍ(الشعراء:8) کہ کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنے معزز جوڑے اگائے ہیں اور سورۃ لقمان میں فرماتا ہے وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍ کَرِیۡمٍ(لقمان:11) کہ ہم نے بادل سے پانی اتارا اور ہم نے اس (زمین) میں ہر طرح کے معزز جوڑے پیدا کئے۔

ان دونوں آیات میں درختوں اور نباتات کو معزز کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے جو غیر معمولی بات ہے پھر سورۃ ق میں فرماتا ہے وَاَلۡقَیۡنَا فِیۡهَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡۢبَتۡنَا فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍۭ بَهِیۡجٍ(سورۃ ق:8) کہ ہم زمین میں پہاڑ رکھتے ہیں اور اس میں بارونق جوڑے بناتے ہیں۔

درختوں اور نباتات کی خوبصورتی اور رونق کا بیان ہے۔ سورۃ یٰسین میں فرماتا ہے وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَیۡتَةُ اَحۡیَیۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا فَمِنۡهُ یَاۡکُلُوۡنَ۔وَجَعَلۡنَا فِیۡهَا جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ وَّفَجَّرۡنَا فِیۡهَا مِنَ الۡعُیُوۡنِ۔لِیَاۡکُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖ...(سورۃ یٰسین 34 تا36) کہ ان کے لئے مردہ زمین میں نشان ہے ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس سے دانے نکالے جس میں سے وہ کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے اور اس میں چشمے بہائے۔ تاکہ وہ اس کا پھل کھائیں۔ سورۃ النحل میں فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِیۡهِ تُسِیۡمُوۡنَ۔یُنۡۢبِتُ لَکُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّیۡتُوۡنَ وَالنَّخِیۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ۔(النحل 11-12) وہی ہے جس نے تمہارے لئے بادل سے پانی اتارا تمہارے لئے اس میں پینا ہے اور اس سے نباتات ہے جس میں تم چراتے ہو اس کے ذریعہ تمہارے لئے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل پیدا کرنا ہے اس میں سوچنے والی قوم کے لئے نشان ہے۔

دوسرا زبردست محرک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ارشادات ہیں جن کے ذریعہ آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو درخت لگانے اور زراعت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

آپؐ نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں جو کوئی پودا لگائے یا کھیت لگائے اور پھر اس سے کوئی پرندہ کھائے یا کوئی انسان یا کوئی جانور مگر وہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہو گا۔

(بخاری کتاب الحرث والمزارعة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شخص کوئی کتا رکھے تو اس کے عمل میں روزانہ ایک قیراط کی کمی ہو جاتی ہے سوائے اس کتے کے جو کھیت کی خاطر یا مویشی کی خاطر ہو۔

(بخاری کتاب الحرث والمزارعة)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے (زمین ٹھیکہ پر دینے سے) منع نہیں فرمایا تھا۔ ہاں یہ فرمایا تھا کہ اگر تم سے کوئی اپنے بھائی کو زمین بغیر اجر کے لئے دے تو یہ بہتر ہے کہ اس پر ٹھیکہ وصول کرے۔

(بخاری کتاب الحرث والمزارعة)

زراعت کو ترقی دینے والا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک ایسا فیصلہ فرمایا جو غیر معمولی نوعیت کا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنۡ اَعۡمَرَ اَرۡضًا لَیۡسَتۡ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ (صحیح البخاری ”کتاب الحرث والمزارعة باب من احیا ارضا مواتا حدیث ۲۳۳۵) کہ جو شخص کوئی ایسی زمین آباد کرتا ہے جو کسی کی ملکیت نہیں تو وہ اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔ اس بات کو حضرت عمرؓ نے اس طرح بیان کیا مَنۡ اَحۡیَا اَرۡضًا مَیِّتَةً فَهُوَ لَهٗ (بخاری کتاب الحرث والمزارعة باب من احیا ارضا مواتا) کہ جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اس کی ملکیت ہو جائے گی اور حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں اسی کے مطابق فیصلہ فرمایا۔ حضرت علیؓ نے کوفہ میں اسی رائے کا اظہار فرمایا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے آنے والے صحابہ کو زراعت کی طرف جس طرح توجہ دلائی اس کی ایک مثال اس روایت میں ملتی ہے۔ لکھا ہے:

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ:اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ أَقۡطَعَ الزُّبَیۡرَ حُضۡرَ فَرَسِهٖ فَأَجۡرٰی فَرَسَهٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوۡطِهٖ فَقَالَ: أَعۡطُوۡهُ مِنۡ حَیۡثُ بَلَغَ السَّوۡطُ۔ (سنن ابی داؤد کتاب الخراج والفیٔ والامارۃ باب فی اقطاع الارضین حدیث 3072: نیز مسند احمد بن حنبل) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو اس کے گھوڑے کی دوڑ کے مطابق زمین دی۔ اس نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے اپنا کوڑا پھینکا تو آپؐ نے فرمایا جہاں تک اس کا گھوڑا پہنچا ہے اس کو زمین دے دو۔ یہ زبیرؓ حضرت ابو بکرؓ کے داماد تھے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 05؍ جنوری 2019ء)

☆...☆...☆

اجتماعیت کا دائرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وساطت سے اس زمانے میں ہم نے ایک زندگی پائی۔ وہ زندگی جو ہمیشہ سے تھی مگر وہ مردہ تھے جن پر وہ اثر نہیں کر رہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے ہم نے اسے زندہ محسوس کیا اور اس زندگی سے ہمارے محبت کے رشتے زندہ ہو گئے۔ ہمارے دل دوبارہ دھڑکنے لگے۔ ہم میں اجتماعیت کا احساس پیدا ہوا۔ یہ جب تک زندہ رہے گا ہم دنیا کو امت واحدہ بناتے رہیں گے۔ یہ طاقت ہمیں خدا سے نصیب ہوئی ہے کوئی دنیا کی طاقت یہ طاقت ہم سے چھین نہیں سکتی اور اس کی وجہ وہی ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ اس کو سمجھیں، اس پر قائم ہو جائیں تو آپ بڑی قوت کے ساتھ نئے آنے والوں کو اپنے ساتھ کھینچیں گے اور یہ اجتماعیت کا دائرہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اللہ کرے کہ ہمیں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ان نصیحتوں کو سمجھنے اور حرز جان بنانے کی، یعنی جان میں سب سے پیارا وجود سمجھنے کی طاقت عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ ۱۰؍ جون ۱۹۹۲ء، الفضل ۱۲؍ اگست ۱۹۹۲ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اعلانِ وفات

مکرم عامر محمود ملک شیفیلڈ یوکے سے اعلان بھجواتے ہیں کہ:

خاکسار کے والد محترم ملک ناصر احمد اعوان صاحب آف دھرمپورہ لاہور حال مقیم اسلام آباد بعمر 78سال مؤرخہ 17 نومبر 2020ءبروز منگل کو وفات پاگئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کچھ عرصہ سے بوجہ عارضہ قلب علیل تھے۔

آپ خداتعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔اسی دن اسلام آباد میں مکرم ارشد اعجاز صاحب صدر حلقہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور میت ربوہ لے جائی گئی جہاں اگلے روز مؤرخہ 18 نومبر کو دن گیارہ بجے مکرم حنیف احمد محمود صاحب نے دارلضیافت میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔بعد ازاں جمعہ کے دن بیت الذکر اسلام آباد میں نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی گئی۔

خدا کے فضل سے آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد میاں برکت علی صاحب نے فیض اللہ چک سے قادیان جاکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

ملازمت کے سلسلہ میں مختلف شہروں میں رہنے کاموقع ملاجن میں زیادہ عرصہ ڈیرہ غازی خان میں گزرا۔ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ لاہور اور پھر ربوہ میں رہائش پذیر رہے۔ آجکل اپنی بیٹی کے پاس اسلام آباد میں مقیم تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف جماعتی خدمات کا بھی کافی موقع ملا۔کئی سال بطور زعیم انصار اللہ ڈیرہ غازی خان خدمت سرانجام دیتے رہے۔

صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ دوران ملازمت جہاں بھی رہے

ہمیشہ نظام جماعت اور مسجد کے ساتھ بہت باقاعدگی سے وابستہ رہے۔ مربیان سلسلہ کابطور خاص احترام کرتے تھے۔ دوران سرکاری ملازمت اپنی ایمانداری ، بے داغ کردار اور ملنساری کی وجہ سے ہر خاص وعام میں بہت احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ عوام اور اپنے دیگر دفتری عملہ میں ایک ایماندار احمدی کے طور پر جانے جاتے تھے۔ علی الاعلان اپنے احمدی ہونے کا اظہار کرتے تھے اور ہر جگہ پوسٹنگ سے پہلے ہی پتہ ہوتا تھا کہ ایک احمدی ٹرانسفر ہو کر آرہا ہے۔

مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے اور اپنی زندگی میں ہی تمام حصہ جائیداد اور دیگر واجبات ادا کر چکے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں دوبیٹیاں، ایک بیٹا، چھ نواسے، نواسیاں اور پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے،، رحمت کا سلوک فرماتے ہوئی اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

☆...☆...☆

تقریب آمین

مکرم رمیض احمد ریجنل مبلغ کسائی سنٹرل کونگو کنشاسا سے اعلان بھجواتے ہیں کہ:

خاکسار کے بیٹے عزیزم ذوالنورین احمد ثمر وقف نو بعمر 7 سال 2 ماہ اور کانانگا ریجن کی ایک ناصرہ عزیزہ آسیہ MUNDA بنت جمعہ TSHIBUABUA بعمر 14 سال نے محض اللہ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ان کو قرآن کریم پڑھانے کے سعادت مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ رمیض احمد کے حصہ میں آئی۔عزیزہ آسیہ MUNDA اپنے گھر میں موجود دیگر 3 بچوں اور اپنی دادی اماں

کو بھی قرآن کریم پڑھا رہی ہیں۔

مورخہ 20 ستمبر 2020 کو مسجد محمود کانانگا میں تقریب آمین کا انعقاد کیا گیا۔ خاکسار نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالی ہر جہت سے یہ سعادت مبارک فرمائے اور انہیں تعلیم القران کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

☆...☆...☆

آج کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(صحیح بخاری کتاب الدعوات حدیث نمبر6398)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میری خطائیں معاف فرما دے اور میرے سب معاملات میں میری لاعلمی (جہالت) اور میری زیادتی کے شر سے مجھے بچالے۔ اور ہر اس (نقصان اور شر) سے بچالے جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں بخش دے، میری دانستہ، نادانستہ اور ازراہِ مذاق کی ہوئی ساری خطائیں مجھے بخش دے کہ یہ سب میرے اندر موجود ہیں۔جو خطائیں مجھ سے سرزد ہوچکیں اور جو ابھی نہیں ہوئیں اور جو مخفی طور پر مجھ سے سرزد ہوئیں اور جو کھلم کھلا میں نے کیں وہ سب مجھے بخش دے۔تو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹا دینے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بخشش کی پیاری اور جامع دعا ہے۔

پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ 10 ستمبر 2010 کو اس دعا کے پڑھنے کی تحریک فرمائی ہے۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

طلوع و غروب آفتاب

30 نومبر 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:21	17:37
مدینہ منورہ	05:26	17:33
قادیان	05:44	17:24
ربوہ	05:24	17:04
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:15	15:59